

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے پیارے مرفوشین اور

ایصالِ ثواب

اہمیتِ ثبوتِ حقیقت
فائدہ اور طریقہ

مع پنج سورۃ شریف مترجم

حضرت علامہ فضل الرحمن اشرفی مدظلہ العالی
مبشر ترجمہ، مترجم اور

مبشر

اقرأ الشرفیہ سنینی

۴۰ نمبر بازار لاہور فون: 042-37313392

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے پیارے مرفوشین اور

ایصالِ ثواب

اہمیتِ ثبوتِ حقیقت
فائدہ اور طریقہ

مع پنج سورۃ شریف مترجم

حضرت علامہ فضل الرحمن اشرفی مدظلہ العالی
مبشر ترجمہ، مترجم اور

مبشر

اقرأ الشرفیہ سنینی

۴۰ نمبر بازار لاہور فون: 042-37313392

ہمارے پیارے مخلصین اور ایصالِ ثواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ہمارے پیارے مخلصین اور

ایصالِ ثواب

اہمیت ثبوتِ حقیقت فوائد اور طریقہ
مع

پنج سورۃ شریف مترجم

تألیف

حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی رامت پور

نائب مترجم پروفیسر اشرفی لاہور

پیش نمبر 7 بارٹ فورڈ روڈ، سیکٹر 40، لاہور
سہ ماہی: 0300-4420434, 0333-4125300
فون: +92-42-37313392
E-mail: iqraashrafia@hotmail.com

اقرا اشرفی کمپنی



انتساب

انتساب بنام ہر دل عزیز شخصیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرحمن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفی 22 جنوری 2011) بقول

حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کہ مولانا عبد الرحمن اشرفی جامعہ اشرفیہ کی پہلی اینٹ سے آخری
دم تک جامعہ کیلئے سعی فرماتے رہے وہ جامعہ کے نور تھے۔
اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: جملے پایہ مرثیہ اور ایصال ثواب

مواضع: حافظ فضل الرحیم اشرفی، جامعہ اشرفیہ، لاہور

صفحات: 160 قیمت: — تعداد اشاعت: 1100ء

تاریخ اشاعت اول: یکم مئی 2011ء۔ پرنٹر: زمر پرنٹرز ایبٹ روڈ لاہور

ناشر: اقرار شریعیہ لاہور 042-37313392
پوسٹ گرانٹس لاہور 0333-4294391

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	9
2	تمہید	11
3	ایصال ثواب اور اس کی اہمیت	15
4	حدیث مبارکہ میں ایصال ثواب کی اہمیت	15
5	ایک عجیب واقعہ	18
6	ایمان افروز واقعہ	19
7	ایصال ثواب اور اس کا ثبوت	20
8	قرآن پاک سے ایصال ثواب کا ثبوت	20
9	ایصال ثواب اور اس کی حقیقت	22
10	تین باتیں	22
11	مرحومین کے لئے قبر میں نیکیوں کے طباق	24
12	ایک عجیب واقعہ	27
13	قبرستان میں فاتحہ اور دعا کا طریقہ	28
14	قبرستان میں جا کر ایصال ثواب کرنا	29

11	ایصالِ ثواب کرنے کے فوائد	30
12	کیا مرنے والے سنتے ہیں؟	30
13	کیا مرنے والے دیکھتے ہیں؟	31
14	قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا	34
15	تدفین کے بعد ایصالِ ثواب اور اجتماعی دُعا کرنا	34
16	قبر کے کچھ حالات	35
	ایصالِ ثواب اور اس کا طریقہ	38
17	حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے نزدیک ایصالِ ثواب کا طریقہ	38
18	حضور اقدس ﷺ کے لئے ایصالِ ثواب کرنا	39
19	آپ ﷺ کے لئے ایصالِ ثواب کرنا احادیث سے ثابت ہے	40
20	ایصالِ ثواب کے لئے اجتماعی قرآن خوانی کا حکم	40
21	کیا ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کمی آتی ہے؟	41
22	مشترکہ طور پر ایصالِ ثواب کرنا	42
23	مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو اس کو ثواب پہنچتا ہے	43
24	ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں	43
25	خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقہ جاریہ کا اہتمام کرنا	43

26	ایصالِ ثواب کا طریقہ	44
27	ایصالِ ثواب کرنے کا آسان طریقہ	45
28	کون سی سورۃ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں	47
	ایصالِ ثواب کے متعلق دستور العمل	51
29	مالی ایصالِ ثواب	52
30	درج ذیل اعمال کو بھی روزانہ کا معمول بنائیں	53
31	ایک منٹ میں چار قرآن کا ثواب بخشیں	55
32	کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں اور ایصالِ ثواب کریں	55
33	درود شریف کثرت سے پڑھیں اور ایصالِ ثواب کریں	56
34	نماز حاجت پڑھیں اور ایصالِ ثواب کریں	57
35	ایصالِ ثواب کب اور کیسے کریں	60
36	مرنے کے بعد مرحومین کی باہمی ملاقات اور گفتگو	61
	متفرق مسائل	63
37	عورتوں کے لئے زیارتِ قبر کا حکم	63
38	قبر پر دوبارہ مٹی ڈالنا	64
39	اہل میت کو کھانا پہنچانا	64
40	مرحوم کے لئے تعزیتی جلسوں کا اہتمام کرنا	65

41	عذاب قبر میں کی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ	65
42	سوگ و عزیت کا حکم	66
43	ایصال ثواب کا حکم	66
44	معمولات کی تلافی کیسے کی جائے؟	67
45	باپ کی نیکی کا اولاد کو فائدہ	68
46	باپ کی نیکی کا آخرت میں فائدہ	69
47	نیک ہمسایہ آخرت میں کام آتا ہے؟	72
48	وصیت نامہ	73
49	وصیت کی تاکید	74
50	مختصر وصیت نامہ کا نمونہ از حکیم الامت تھانویؒ	74
51	آخری گزارش	76
52	نماز جنازہ	76
53	نماز جنازہ کی دعائیں	77
54	نماز جنازہ کا طریقہ	77
55	نماز جنازہ ایصال ثواب کا اہم ذریعہ ہے	78
56	جنازہ میں شرکت کرنے کی فضیلت	79
57	زیارت قبور کے آداب	80

فہرست میں سورۃ شریف

صفحہ نمبر	سورتیں اور ان کے فضائل	شمار سورۃ
84	فضائل سورۃ فاتحہ	
85	سورۃ الفاتحہ	1
86	اول و آخر رکوع سورۃ بقرہ	
90	فضائل آیۃ الکرسی و آیۃ الکرسی	
92	فضائل سورۃ السجدۃ	
92	سورۃ السجدۃ	2
99	فضائل سورۃ التین	
100	سورۃ التین	3
110	فضائل سورۃ دخان	
111	سورۃ دخان	4
116	فضائل سورۃ فتح	
117	سورۃ الفتح	5
125	فضائل سورۃ الرحمن	

126	سورة الرحمن	6
132	فضائل سورة واقعه	
134	سورة الواقعة	7
141	فضائل سورة ملك	
142	سورة الملك	8
146	سورة القدر	9
147	سورة الزلزال	10
148	سورة العاديات	11
150	سورة التكاثر	12
150	فضائل سورة كافرون	
151	سورة الكافرون	13
152	سورة النصر	14
153	فضائل سورة اخلاص	
155	سورة الاخلاص	15
156	فضائل سورة فلق وناس	
158	سورة الملق	16
158	سورة الناس	17

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم۔ الحمد لله رب العالمين
والصلوة والسلام على سيدنا محبوب رب العالمين
محترم قارئین کرام! درمندی سے یہ التماس کر رہا ہوں کہ آنے والی
سطور کو تھوڑا سا وقت دے کر توجہ سے پڑھیے میں نے کوشش کر کے ایصال ثواب
سے متعلق قرآن پاک، احادیث، آئمہ اربعہ اور سلف صالحین کے اقوال کو تلاش
و جستجو کے بعد اکٹھا کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ خداوند کریم کی ذات پر
بھروسہ کر کے تحریر کر رہا ہوں کہ اگر آپ حضرات نے توجہ اور یکسوئی سے چند منٹ
نکال کر اس کتاب کو پڑھا تو اس کے فوائد مرنے کے بعد تو ملیں گے ہی لیکن اس
موجودہ فانی زندگی میں بھی اس کے فوائد و ثمرات آپ کو، آپ کے اہل و عیال کو اور
آپ کے کاروبار کو عظیم فوائد سے مالا مال کر دیں گے۔

عرض یہ ہے کہ ہمارے مرحومین جو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں ان
کے لئے اس حدیث مبارکہ کو پیش نظر رکھ کر غور کریں کہ ”مرنے والا جو دنیا سے
رخصت ہو گیا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو سیلاب اور دریا میں ڈوبتا ہوا
فریاد کرتا ہے۔“ اس طرح مرنے والا بھی قبر میں آپ کی دعاؤں کا منتظر رہتا
ہے۔ مثال کے طور پر کسی مرحوم کی نیت سے یہ ایک جملہ آپ کی زبان سے ادا

ہو گیا "رَبِّ الْعِزَّةِ وَالْحَمْدُ" تو یہ ثواب کی شکل میں تبدیل ہو کر جب قبر میں مرحوم کو پہنچتا ہے تو حدیث میں اس کی مثال سونے کے پہاڑوں سے دی جاتی ہے یعنی اگر اُحد پہاڑ سونے کا کسی کو مل جائے تو اتنی راحت اور خوشی نہ ہوگی جتنی مذکورہ کلمات کے ثواب سے مرحوم کو ہوگی۔

حضرات محترم! ہم اپنے کتنے ہی پیاروں کو، محسنین کو، والدین کو، بہن بھائیوں کو قبروں میں پہنچا کرتے ہیں اور چند دنوں کے بعد ہمارا رویہ اور تعلق ان کے ساتھ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ یاد رکھیے! ہم میں سے ہر ایک نے اسی قبر میں جانا ہے، انہی حالات سے دوچار ہوتا ہے، ایک ایک نیکی کے لئے ہم وہاں ترس رہے ہوں گے، اس وقت ہمیں یہ دُعا ئیں ملتی رہیں جو آج ہم مرحومین کے لئے کریں گے تو پھر ہماری خوشی کی انتہا نہ ہوگی۔ آنے والے صفحات میں انہی باتوں کو تحریر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں اس کاوش میں اپنے عزیز مفتی محمد عثمان غنی سلمہ اور حافظ محمد قاسم ضیاء سلمہ کے لئے دُعا گو ہوں جنہوں نے پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ اس میں تعاون فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محبوب ذمہ

حافظ فضل الرحیم اشرفی

عاجز محترم ہاشم اشرفی لاہور

تمہید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْجَمْعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ

انسان کا اصلی گھر آخرت ہے۔ دنیا پر ویسے ہے جہاں چند دن زندگی کے گزار کر ہر انسان کو اپنے اصلی وطن کی طرف جانا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "دنیا میں اس طرح زندگی گزاری جائے جس طرح راہ گزر ہو کہ تھوڑی دیر پڑاؤ کر کے اپنے مقام کی طرف چل دیتا ہے یعنی ہماری مثال ایک مسافر اور راہ گزر کی سی ہے کہ کچھ عرصہ گزار کر وطن اصلی یعنی آخرت کی طرف جاتا ہے۔ حضرت خواجہ مجدد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہوگا ٹھکانہ ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنونا ایک دن
اک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یعنی دنیا کی زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی عقل مند وہی ہے جو عارضی گھر کے بجائے وطن اصلی کو قوش نظر رکھے اور دنیا کی زریب و زینت پر

اپنی زندگی کو مت لگائے۔ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شعر ہے۔

جس دنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا پھر کبھی لوٹ کر نہ آنا
ایسی دنیا سے دل کیا لگانا

زندگی گزارنے کا اصل طریقہ تو قرآن پاک اور سنت رسول کا اتباع ہے ہر وقت اللہ رب العزت کی طلب اور ان کا دھیان رہنا چاہیے، اس سے انسان کا ہر سانس قیمتی جو ہر بن جاتا ہے۔ جس سے ہمیشہ ہمیش کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جب انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے تو آخرت کی تجارت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ وقت کو خدائے پاک کی نعمت اور احسان سمجھ کر استعمال کرنا چاہیے آنکھ بند ہوتے ہی وقت ضائع ہونے کا پتہ لگ جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ:

”لوگ سوئے ہوئے ہیں جب دارقانی سے انتقال کر جائیں گے تو بیدار ہوں گے۔“

نیز قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ (الاعمال)

”جس کا مفہوم ہے کہ جو مومن شخص اچھے عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہم اس کو (دنیا میں) پر لطف زندگی عطا کریں گے اور اس کے اعمال کی وجہ سے آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیں گے۔“

یہاں سے جانے کے بعد حسرت ہوگی مگر وہ حسرت کا موقع نہیں ہوگا اور نہ ہی اس وقت کی حسرت کا کچھ فائدہ ہوگا۔ اس لیے ہمیں آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے اور تمام فکروں کو ایک فکر بنا کر یعنی اللہ رب العزت کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں زندگی گزارنی چاہیے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے دنیا کے غموں کو ایک غم بنالیا اور وہ ہے آخرت کا غم تو اللہ رب العزت اس کے دنیاوی غموں کے لئے کافی ہو جائیں گے اور جس نے دنیا کے تمام غموں کو اپنے اوپر سوار کر لیا تو حق تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔

میرے عزیز دوستو! جو لوگ زندہ ہیں ان کے اعمال کا سلسلہ تو جاری ہے اور وہ کچھ نہ کچھ نیکی کر کے اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مگر ہمارے وہ مرحومین جو دنیا سے جا چکے ہیں ان کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اس حقیقی وطن (آخرت) میں صرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے جو انہوں نے اپنی زندگی میں کئے تھے یا ان کے عزیز و

اقارب اور رشتہ داران کے جانے کے بعد کوئی نیکی کا کام کر کے ان کو ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری رکھیں گے وہ کام آئے گا باقی دنیا کا مال و متاع کچھ کام نہ آئے گا۔

اگر آج ہم نے تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے مرحومین کے لئے استغفار، ایصالِ ثواب اور مالی صدقات کرنے کا اہتمام کیا تو پھر نیکی کا بدلہ نیکی کے قانون کے مطابق ”هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ“ ہمارے انتقال کے بعد ہمارے لیے بھی ایصالِ ثواب کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جس کی ہمیں اس وقت اشد ضرورت ہوگی۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق جو بندہ عام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے ہر روز اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے لہذا اس انتہائی مصروف زندگی میں دن کا آغاز اور رات سونے سے پہلے کم از کم ایک دفعہ سورۃ الفاتحہ اور تین دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر اپنے مرحومین کو اور تمام امت مسلمہ کو ایصالِ ثواب کر دیا جائے اور ان کی بخشش و مغفرت کی دعا کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین



ایصالِ ثواب اور اس کی اہمیت

حدیث مبارکہ میں ایصالِ ثواب کی اہمیت:

مرحومین کے حق میں ایصالِ ثواب کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ نبی اکرم ﷺ کے ذیل میں دیئے گئے ارشادات کی روشنی میں لگایا جاسکتا ہے۔

1 نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ مرحومین اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کی طرف سے ایصالِ ثواب کے ایسے منتظر ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے کسی کا منتظر ہو۔

(مشکوٰۃ 2067)

2 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ وفات پا چکی ہیں اور وہ وفات کے وقت کچھ وصیت کرنا چاہتی تھیں لیکن نہ کر سکیں میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ اس موقع پر کوئی گفتگو کر سکتیں تو صدقہ کرنے کی وصیت کرتیں۔ تو کیا میں اب ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو ثواب ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ضرور ملے گا۔ (بخاری شریف)

3 حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ہو سلمہ کا ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین کے لیے کوئی ایسی نیکی ہے جس کا ثواب ان کو مرنے کے بعد پہنچتا رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے نفل نماز پڑھو۔ ان کے حق میں استغفار کرو۔ ان کے وعدوں کو پورا کرو۔ (ابوداؤد شریف)

4 حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت جنت میں بندے کا درجہ بلند فرمائیں گے تو بندہ عرض کرے گا یا الہی! مجھے یہ درجہ کیسے ملا، ارشاد ہوگا تیرے بیٹے کے استغفار کرنے کی وجہ سے۔ (طبرانی شریف)

5 ایک حدیث میں ہے جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے بارے میں پوچھے گا کہ وہ کہاں ہیں، تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ لوگ تیرے مرتبہ اور تیرے عمل کو نہیں پہنچے، وہ شخص کہے گا کہ یا رب میں نے اپنے لئے بھی اعمال کئے تھے اور ان کے لئے بھی۔ چنانچہ ان کو بھی اس کے ساتھ لاحق کر دینے کا حکم دے دیا جائے گا۔

(روح المعانی ۲/۳۷)

6 ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نیکی یعنی

دوہری نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ماں باپ کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزہ رکھنے کے ساتھ ان کے لئے بھی روزہ رکھے اور اپنے لیے خیرات کرنے کے ساتھ ان کے لئے بھی خیرات کرے، یعنی نفل نماز، روزہ اور صدقات کا ثواب بخشے۔ (تفسیر مظہری)

7 حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کے والدین کے لئے نجات لکھ دیتے ہیں اور اس شخص کے لئے بھی حج کامل کا ثواب لکھتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

8 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو لوگ دنیا سے جا چکے ہیں ان کے لئے سورۃ یسین پڑھ کر دُعا کیا کرو۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۲۳۷)

9 ایک حدیث میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت ایسی امت مرحومہ ہے کہ گناہ اپنے ساتھ قبروں میں لے جائے گی اور قبروں سے بے گناہ ہو کر نکلے گی۔ مومن اس کے لیے دُعاے مغفرت کریں گے جس کی وجہ سے وہ گناہوں سے خالص پاک ہو جائے گی۔ (تفسیر مظہری)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ (اسی حدیث مبارکہ کی وجہ سے) فرماتے تھے کہ عالم برزخ مومنین کے لئے نعمت ہے (کہ وہاں گناہ داخل جائیں گے)

ایک عجیب واقعہ:

قاضی ابوبکر بن عبدالباقی الانصاری سلمہ بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حماد نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک رات میں مکہ مکرمہ کے ایک قبرستان میں جا پہنچا وہاں ایک قبر پر سو رہا تھا۔ چنانچہ خواب میں یہ دیکھتا ہوں کہ اہل قبرستان مختلف گروہوں میں حلقہ بناتے بیٹھتے ہیں میں نے کہا یہ کیا قیامت قائم ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہمارے بھائیوں میں سے ایک شخص نے سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب تمہیں بخش ہے ہذا اب تم لوگ ایک برس سے یہاں بیٹھے ہو۔ میں اور اس کے ثواب کو آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ (نور المصروفی شرح القمور)

10 حضرت ابوہریرہؓ سے کسی شخص سے یہ کہا کہ تم میں کوئی شخص اس کی خدمت دارن کے ساتھ ہے۔ میری طرف سے دو رخت یا چار رخت فلاں مسجد میں پڑھ لے اور کہہ دے کہ یہ ابوہریرہؓ کی طرف سے ہے۔ (ابوداؤد شریف)

فائدہ: اس روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا ثواب سیدنا ابوہریرہؓ کو ملے۔

11 حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو اس نے ان کے ذمہ سے حج ادا کر دیا اور اسے دس حج کرنے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسند امام احمد 1/127)

ایمان افروز واقعہ:

تفسیر ربیٰ میں "صَدَقَ الَّذِينَ اُنْعَمَتْ عَلَيْهِمْ" کی تفسیر دشمن میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ حضرت تیسری صدی ھ کا مزار ایک قبر پر ہوا۔ یہاں ہیں کہ ایک مردے کو عذاب ہو رہا ہے پھر دوبارہ اس قبر پر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ اس پر سے عذاب ٹل گیا ہے۔ آپ حیران ہوئے اللہ رب العزت سے سوال کیا یہ کیا ماجرا ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی نے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس کا بیٹا پلے دن مدرسہ لیا جاتا اور اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا ہے مجھے شرم آتی ہے۔ اس کا بیٹا قاتل پڑھ رہا ہوتا تھا یہ پڑھ رہا ہے کہ اللہ رحمان و رحیم ہے اور میں اس کو عذاب دوں۔

مذکورہ بالا احادیث کو بار بار پڑھیے، غفلت کو دور کیجیے اور ایصالِ ثواب کو اپنے یومیہ معمولات میں شامل کیجیے۔

مسئلہ: تیسرا ربو کا سب بات پر اتفاق ہے کہ عبادات و صدقات کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ: فرائض و روافض کا ثواب پہنچانا منع ہے جتنے فرائض کا ثواب نمازوں، عبادت، تسبیح اور اور کے غیر واجب نماز کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔ (امام غزالی)

ایصالِ ثواب اور اس کا ثبوت

قرآن پاک سے ایصالِ ثواب کا ثبوت:

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر مرحومین کے لئے دُعا و استغفار کرنے کا حکم دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایصالِ ثواب کرنے اور مرحومین کے لئے دُعا و بخشش و مغفرت کرنے کی بڑی اہمیت ہے اور مرحومین کو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اس سلسلہ میں کچھ آیات نشان جاتی ہیں۔

① اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتُنِي صَغِيرًا ۝ (نساء سرائل ۳۴)

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اپنے والدین کے لیے دُعا کرنے کا حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعا کرنا ثابت ہے۔

② وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُنُوزَ سَمَائِكَ وَرَحْمَتُكَ

وَعِظْمُ دَعْوِ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَنَسْفُوا سُبُلَتِ وَقِفِهِمْ غَدَاتِ الْخَجِيمِ ۝

”اے ہمارے پروردگار ہر چیز پر آپ کی رحمت اور (الہامیہ)“

علم وسیع ہے۔ آپ ان لوگوں کو معاف کر دیں جو توبہ کرتے ہیں اور آپ کے راستے پر چلتے ہیں اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچائیے۔“

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک ایصالِ ثواب کرنے پر تمام مسلمانانِ عالم کا عمل رہا ہے۔ مرحومین کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور ان کی ارواح کو سکون و اطمینان ملتا ہے اور اس سے ان کے درجات میں بلندی ہوتی ہے۔ قربان جائیے دین اسلام پر کہ آپ اپنی اولاد کو نمازی بنا میں تو دوہ نماز میں ”رَبِّكَ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ“ پڑھیں گے اور والدین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعا ہوتی رہے گی۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

من اعتقد ان الانسان لا ينفع الا بعمله فقد عرق الاجماع

وذلك باطل۔ (حاشیہ صادی علی تفسیر الجلالین ۶/۲۸)

”جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ ہر شخص کو صرف اپنے ہی عمل کا فائدہ ہوتا ہے دوسرے کے عمل کا نہیں تو یہ صحیح نہیں ہے اور پوری امت کے عمل کے خلاف ہے۔“

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کہ میت کو ایصالِ ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو فائدہ ہوتا ہے۔“

ایصالِ ثواب اور اس کی حقیقت

ایصالِ ثواب کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی نیک عمل کیا جائے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔ پھر اس پر جو ثواب نازل کرے والے کو ملے وہ اس کی نیت کر کے اس کا ثواب فلاں زندہ یا مرحوم کو بخش دیا۔

تین باتیں:

ایصالِ ثواب کی حقیقت معلوم ہونے سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

اول: ایصالِ ثواب ایسے عمل کا کیا جاتا ہے جس پر خود کو ثواب ملنے کی توقع ہو، لہذا جو نیک عمل شرع و خلاف سنت کیا جائے اس کا ثواب نہ خود نیک کرنے والے کو ملتا ہے بلکہ یہ گناہگار ہوتا ہے اور نہ دوسرے کو کوئی فائدہ ہوتا ہے۔

دو: ایصالِ ثواب زندہ اور مردہ دونوں کو ہو سکتا ہے مثلاً اگر رحمت نازل ہو تو اس کا ثواب اپنے والدین، عزیز، اقارب اور بزرگان دین کو ملے گا۔ زندہ میں بھی بخشا جاسکتا ہے اور مردے کو بھی بخشا جاسکتا ہے۔

فتویٰ شامی میں ہے۔

لا فرق بین ان یکون المفعول له میتا اوحیا والظہر انه لا فرق بین ان ینوی بہ عند الفعل لمغیر او یفعله لنفسه ثم بعد ذلک یجعل ثوابه لغیرہ۔

”جس کو ثواب بخشا جائے، وہ نہ میت یا زندہ ہو اور نہ ہی ظہر کرے یا شروع اپنے لئے ثواب کی نیت کرے اور بعد میں دوسرے کے لئے کرے یا شروع ہی سے دوسرے کے لئے نیت کرے ہر طرح جائز ہے۔“ (فتاویٰ شامی)

سوم: جس نیک عمل کا ثواب کسی کو بخشا ہو تو اس نیک کرنے والے سے پہلے اس کی نیت کرنے والے یا نیک کرنے کے بعد کیا کر لی جائے۔ حق تعالیٰ اس عمل کو قبول فرما کر اس کا ثواب فلاں صاحب کو عطا فرمادیں۔

میرے بڑے بھائی حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب رحمہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ) حرمین شریفین سے واپس واپس تو انھیں کے دوران کسی وفات کے لئے اللہ میں نے حرم شریف میں جو قریب پائے ختم کیا ہے اس میں سے ایک پارے کا ثواب تمہارے ابا جی کو بھیج کر رہا ہوں۔“ حضرت مجدد الدین محمد رجبی سے روایت ہے کہ نبیوں نے (میت کو) دفنانے کے بعد سورۃ بقرہ کی تہذیبی آیات اور آخری آیات پڑھنے کی وصیت کی اور مزید فرمایا کہ وہی جی بھی نیک ہو، مستغفر، نماز، روزہ، حج،

تلاوت وغیرہ پڑھ کر اس کو ثواب پہنچایا جاسکتا ہے، خود زندہ یا جا
یا مرد ہو یا جا۔ (اس میں ۵۰)

حضرت مولانا قاری محمد عیوب صاحب نویسیہ (مہتمم دارالعلوم
دیوبند انڈیا) فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے میرے ختم قرآن کے
موقع پر فرمایا کہ میرے والد مولانا محمد قاسم نانوتوی نویسیہ نے مجھ سے کہا کہ
میں نے قرآن پڑھا آپ کو اپنے لئے حفظ کروایا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
آپ میرے لئے مرنے کے بعد قرآن پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں
گے۔ حکیم اسد مقلی عیوب صاحب نویسیہ کے والد ماجد مولانا
نانوتوی نویسیہ فرماتے تھے کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ مرد ایک پارہ پڑھ کر
اس کا ثواب اپنے والد ماجد مولانا محمد قاسم نانوتوی کو نہ دیا ہو اور یہی معمول
حکیم اسد مقلی عیوب صاحب نویسیہ کا بھی رہا۔

مرحومین کے لئے قبر میں نیکیوں کے طباق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسول
اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص میں کوئی مرد جاے پھر تھوڑے
اس مرنے والے کے لئے خیرات کریں تو جہیل جیسا نور کے ایک طبق
میں اس کو کریمت کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے ہیں اسے ہری قبر
والے یہ تھکے ہوئے جو تیرے گمراہوں نے تجھے بھیجا ہے اس کو لے لے اس

طرح و تھکے رقبہ میں جا تا ہے اور خوش ہوتا ہے اور اس سے برابر والے
جن کو کچھ نہیں بھیجا جا تا وہ غمگین ہوتے ہیں۔ (تمیہ مدنی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جو شخص قبرستان میں جاے پھر سورۃ یسین پڑھے تو اس کی برکت سے
اللہ رب العزت ان مردوں سے عذاب ہٹا کر دے گا اور اس قبرستان
کے مردوں کی تعداد کے موافق پڑھنے والے کے لئے نیکیاں کھودی
جائیں گی۔ (تمیہ مدنی)

علامہ مہد حق الشیخ ابیہ فرماتے ہیں مرد و بدیہ وغیرہ قبروں
کرنے کا زندوں سے بڑھ کر منتظر اور خواہش مند ہوتا ہے کیونکہ زندہ شخص
بدیہ میں کوئی عیب نکال سکتا ہے جبکہ مرد و بدیہ میں چہ کو حقیر نہیں سمجھتے۔

فائدہ: اگر تصور کریں کہ ایصالِ ثواب کی برکت سے مرحومین کتنے خوش ہوتے
ہیں اور پروردگار عالم باری اس نیکی کا بدلہ جو ہم ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

”هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ“

کے ساتھ کئی گنا بڑھا کر ہمیں عطا فرمائیں گے جس کا کوئی حساب
نہیں ہوگا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت سے فرماتے ہیں میں نے
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جس شخص کے ماں باپ نے حج

نہ کیا ہو تو وہ ان کی طرف سے حج کر لے تو کیا علم ہے؟ فرمایا اس کے ماں باپ آزاد ہو جائیں گے اور آسمان میں ان کی روحوں کو بشارت دی جائے گی اور اللہ رب عزت کے پاس کوئی مہم جوپ کے ساتھ نیک نہ ہو جائے گا۔ (تیسرے مضمون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہو چہ سورۃ الفاتحہ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَعْلَمُ) اور سورۃ خالص (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْلَمُ) اور سورۃ التکاثر (الْهَيْكَلُ الشَّامِخُ تَعْلَمُ) پڑھے اور کہے کہ اے اللہ میں نے جو تیرا اکابر پات پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دیا ہے تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں وہ مردے اس کی شفاعت کریں گے۔ (تیسرے مضمون)

فائدہ: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ایسا ب وثاب ایک حقیقت ہے اور اس سے مراد کو خوشی ہوتی ہے اور مراد کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے میرے لیے ایصالِ ثواب کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے ایصالِ ثواب میت کو یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں کہ یہ تمہارے گھر والوں کا تمہارے لئے تحفہ ہے۔ نیز ایسا ب وثاب کرنے والے کو بھی برابر کا فائدہ ہوتا ہے اور اس کی شفاعت کے جانے کا بھی ذریعہ ہو جاتا ہے۔

ایک عجیب واقعہ:

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید دہلی نے علامہ جس امین سیوٹی نپس کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک بزرگ کا قبرستان سے گزر رہا تھا انہوں نے دیکھا کہ قبرستان میں مردے کوئی چیز چن رہے ہیں جبکہ ایک شخص آرام سے رہی پر بیٹھا ہوا ہے آپ کو بہت حیرت ہوئی آپ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو ضرورت نہیں تو انہوں نے کہا کہ میں بہت بڑا مالدار ہوں یہ تمہارے بیٹا جو روز قیامت پات پڑھا کر ثواب بخشے ہیں اس سے مجھے ضرورت نہیں۔ پھر ایک دن بزرگوں کا دوبارہ اسی قبرستان سے گزر رہا تھا آپ نے پھر ان کو کوئی چیز چھتے ہوئے دیکھا ان میں وہ شخص بھی شامل تھا جو رہی پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے پوچھا آج آپ ان کے ساتھ کیوں مصروف ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے اور میرے لیے اب کوئی ایصالِ ثواب کرنے والا نہیں ہے اور مجھے ثواب کی ضرورت ہے اس لیے جُن رہا ہوں۔ ان بزرگوں نے شہ میں جا کر پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے جو مکان پر بیٹھا سران قیامت مجید کی حالت کرتا رہتا تھا۔

قبرستان میں فاتحہ اور دعا کا طریقہ

قبرستان میں داخل ہو کر پہلے اہل قبرستان کو سلام کرے۔

اَسَلَامُ عَلَیْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا لَنَشْكُرُكُمْ لَا حَقُّونَ
وَنَسْتَعِذُّ بِاللّٰهِ لَنَا وَلكُمْ الْعَاقِبَةُ۔

”اے صاحب ایمان لوگوں کی ہستی کے رہنے والو تم پر سلامتی ہو اور ہم
بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے
عاقبت کا سوال کرتے ہیں۔“

ایک دوسری حدیث میں سلام کے الفاظ یہ بھی آتے ہیں۔

اَسَلَامٌ عَلَیْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ
اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِاَلَا تُقَرِّ (ترمذی شریف)

”اے اہل قبرستان تم پر سلامتی ہو اللہ رب العزت ہماری اور تمہاری مغفرت
فرمائے اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔“

اگر مذکورہ الفاظ یاد نہ ہوں تو السلام علیکم کہنا بھی کافی ہے پھر جس
قدر ممکن ہو ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور قرآن مجید پڑھ کر ایصال
ثواب کرے اور جس خاص میت کے پاس جانا مقصود ہو تو اس کے پاؤں کی
طرف سے چہرے کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور جس قدر میسر ہو تلاوت
کر کے ایصال ثواب کرے اور دعا مانگے۔

قبرستان میں جا کر ایصال ثواب کرنا:

قبرستان میں جا کر ایصال ثواب کرنا حدیث رسول ﷺ سے
ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث پہنچا رہے تھے کہ جو
شخص قبرستان میں جائے وہ وہاں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ
الحاکم پڑھتا ہے۔ پھر نیت کرے کہ میں نے جو عوام پاک پڑھا ہے اس کا
ثواب اس قبرستان کے مؤمن مردوں اور عورتوں و بچوں پر تو وہ ان پہنچ
جاتا ہے اور وہ اس کی شفاعت کرتے ہیں۔ خود آنحضرت ﷺ بھی
قبرستان میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور مردوں کے لئے استغفار اور
بخشش کی دعا مانگتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات
میرے ہاں تشریف لائے اور رات کے آخری حصہ میں آپ ﷺ جنت
بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور فرمایا اے اللہ کے مومنین
سو میں تم کو... پہنچاؤں یا جس کا تم سے مدد یا کیا تھا وہ ان کا باقی
حصہ کل جنتی قیامت کے بعد لے لے گا۔ فرمایا یہ سنو تم میں سے جو اللہ
تمہارے پاس آنے والے ہیں یا اللہ بقیع غرقہ والوں کے گناہ معاف فرما۔
(مسلم شریف کتاب الجنائز)

ایصالِ ثواب کرنے کے فوائد:

قبرستان میں جا کر ایصالِ ثواب کرنے کے بہت سے فوائد ہیں مثلاً اس سے جہاں مردوں کو فائدہ ہوتا ہے وہاں جانے والے کو بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہاں جانے سے استحضارِ موت (موت کی یاد) اور دنیا کی بے ثباتی کی طرف دھیان اور توجہ بڑھتی ہے۔

قبرستان میں جا کر ایصالِ ثواب کرنے سے مردے کو ایصالِ ثواب کرنے والے سے انس ہوتا ہے اور یہ بات انبیاء اللہ سے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ عام مسلمانوں کو بھی اس سے انس ہوتا ہے۔

کیا مرنے والے سنتے ہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، مفسرین اور تمام علمائے دین اس بات پر متفق ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنے مزاروں میں سنتے ہیں اور یہی عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت ہے اور اسی پر پوری امت کا اجماع ہے، البتہ عام مردوں کے سامع (سننے) کا مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ ہی سے مختلف فیر رہا ہے البتہ اکثر کا نظریہ یہ ہے کہ عام مردوں کے لیے بھی فی الجملہ سامع (سننا) ثابت ہے۔ (احکام القرآن لمصنفی رحمہ اللہ)

نیل الاوطار میں ہے۔

ان الاموات النماہم احياء فی قبورہم یسمعون قراءۃ تفاع و دعاءنا۔

”جو دنیا سے جا چکے ہیں وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ہماری

تلاوت اور دعاؤں کو سنتے ہیں۔“ (نیل الاوطار ۳/۲۵)

کیا مرنے والے دیکھتے ہیں؟

جو لوگ قبرستان میں جاتے ہیں مردے ان کو دیکھتے ہیں اور ان کو

یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہے اور مزید یہ کہ ان کو سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ”نور المصنوع فی شرح تہذیب و تصنیف“ ۱۱۲ میں چند احادیث نقل کی ہیں ملاحظہ ہوں۔

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی جان پہچان والے مسلمان بھائی کی قبر پر جاتا ہے اور سلام کرتا ہے تو مردہ اس کو پہچانتا ہے ورجعت کرتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کو نہیں پہچانتا تب بھی خوش ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قبرستان کی طرف سے آتا جانا ہوتا ہے تو جب میں وہاں پہنچوں تو مجھ کو یا نہیں چاہیے آپ نے چاہنے فرمایا جب تم قبرستان

میں جاؤ تو یہ کہا کرو۔

اَسْلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ لَنَا لَنَا وَلَكُمْ

اَنْتُمْ سَلَامٌ وَنَحْنُ بِاَنْتُمْ (ترمذی شریف)

”اے اہل قبرستان تم پر سہمتمی ہو، اللہ رب عزت باری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔“
ابو زین عبد اللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارا سلام دے سکتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں سکتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں مگر تم نہیں سن سکتے۔

3 جب آنحضرت ﷺ جنگ احد سے واپس ہونے لگے تو شہیدوں کی قبروں پر گئے اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا میں گوئی دیتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کے پاس زندہ ہو۔ پھر اصحاب سے فرمایا کہ ان شہیدوں کی زیارت کرتے رہو، اور سلام کرتے رہو، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب کوئی شخص ان کو سلام کرتا ہے تو وہ ضرور جواب دیتے ہیں۔

4 حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ احد کے شہیدوں کی زیارت کی آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تیرا بندہ اور نبی گوئی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور جو شخص ان کی زیارت کرے گا تو یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت عیاض کہتے ہیں کہ میری خواہ

نے شہداء احد کی زیارت کی ان کے ساتھ دو غلام سواری کے جانور کی خدمت کے لئے تھے، انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور شہداء اللہ و سلام کیا اور سلام کا جواب شہیدوں سے سنا اور یہ کہتے ہوئے سنائے کہ ہم تم کو پہچانتے ہیں۔

5 ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال شہداء احد کی زیارت کرنے کو جایا کرتے تھے، جب قبر کے پاس پہنچتے تو بلند آواز سے کہتے تھے

”اَسْلَامُ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فِیْكُمْ غُفْنِی الدَّارِ“

”تم پر صبر کرنے کی وجہ سے سلامتی ہو کس قدر آخرت کا گھر اچھا ہے۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہر سال شہداء احد کی زیارت کو جایا کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی جاتے تھے۔ حضرت فاطمہ خراعیہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بہن کے ساتھ شہداء احد کی زیارت کوئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس جا کر کہا۔

”اَسْلَامُ عَلَیْكُمْ بِمَا عَمَّ رَسُوْلُ اللہ ﷺ“

”سلام ہو تم پر آپ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے۔“

قبر سے آواز آئی۔ وَعَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکَاتُہُ۔

”اور تم پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔“

قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا:

قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا جائز ہے اور حدیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہے "امداد الفتاویٰ" میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے مہارت "ثُمَّ يَدْعُو قَابِلًا" کے تحت فرماتے ہیں کہ اس سے دُعا کا جائز ہونا ثابت ہوا اور ہاتھ اٹھانا مطلقاً آداب دُعا سے ہے پس یہ بھی درست ہوا لہذا قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر اللہ کے دربار میں دُعا مانگنا جائز ہے البتہ جن علاقوں میں قبر پر ایسے لوگ ہوں جو قبر والوں سے مرادیں مانگتے ہوں تو اس علاقے میں ان کے ساتھ مشابہت کی بنا پر ہاتھ نہیں اٹھانے چاہئیں تاکہ ان کے عقیدے و تقویٰ نہ ہو۔ (امداد الفتاویٰ)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور "مفسر تفسیر معارف القرآن" و مصنف کتاب "سیرت المصطفیٰ ﷺ" جب قبرستان تشریف لے جایا کرتے تھے تو ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگتے تھے۔

تدفین کے بعد ایصالِ ثواب اور اجتماعی دُعا کرنا:

تدفین کے بعد ایصالِ ثواب کرنا اور اجتماعی دُعا مانگنا جائز ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب میت کے دُفن سے فارغ ہوتے تو قبر پر ٹھہرتے پھر فرماتے کہ اپنے

بھائی کے لئے ستغفر اللہ اور اس کی حاجت قدمی دے دینا یہ دُعا اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (ابوداؤد ۴۱۱۱)

بہی وجہ ہے کہ دفنانے کے بعد سنت یہ ہے کہ ایک شخص قبر کے سر ہاتھ ہو سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات اور دوسرا شخص پاؤں کی جانب کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کرے۔ (طبرانی ۱۳۶۱۳)

قبر کے کچھ حالات:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤمن بندہ دُفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے آؤ اور تشریف لاؤ یہ تیرا ہی گھر ہے تو ان سب میں میرے نزدیک زیادہ محبوب تم جو میری حج پر چلتے تھے۔ آج جب میں تیری خام بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے تو میرا معاملہ اپنے ساتھ دیکھ کا پھر حد نظر تک وہ قبر اس پر نشہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جب مردہ دفن ہوتا ہے تو وہ فرشتے سیہ و رنگ نیندوں چشم اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ تم تو پیغمبر ہی جانتے تھے کہ تو یوں کہے گا چہرہ ہاتھ چوڑی اور سہ ہاتھ بھی اس کی قبر میں گرا دی جاتی ہے پھر وہ قبر منور کر دی جاتی ہے پھر وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے وہ چھوڑ دو کہ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان سب باتیں کر دوں وہ کہتے ہیں کہ وہاں کی طرف سو جاؤ جس کو وہی شخص بیدار کرتا ہے جو اس کے متعلقین میں سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے وہ دو گویں ایسی کے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سر ہانے آ جاتی ہے اور زکوٰۃ اس کی دونوں طرف آ جاتی ہے اور روزہ اس کے بائیں طرف اور جوئی نیکی اور احسان گویوں کے ساتھ یہاں آ جاتا ہے پھر اگر

سر ہانے کی جانب سے عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں ملے گی پھر میری طرف سے آتا ہے تو امور خیر اور نیکی و احسان کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے بھی جگہ نہ ملے گی۔

لہذا دعا ہے اللہ تعالیٰ سارے انسانوں کو قبر میں پیش آنے والے حالات و واقعات کی جوابدہی کے لیے تیار رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری قبر کی منزلیں آسان کرے۔ آمین

دفن کے بعد کچھ دیر قبر کے پاس کھڑا ہونا اور مرحوم کی ثابت قدمی کے لیے دعا کرنا مسنون ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے اور خود جناب نبی اکرم ﷺ دفن ہونے کے بعد مرحوم کی ثابت قدمی کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی میت کو دفن کر کے فرشِ نبوت پر چھ دیر وہاں کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لیے استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا کریں۔ (ابوداؤد: ۱۹۵۱)



ایصالِ ثواب اور اس کا طریقہ

حضور اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایصالِ ثواب کرنا:

آنحضرت ﷺ اور دوسرے اکابر جن کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں اور احسان شناسی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کے حق میں کوئی بد یہ پیش کریں ظاہر ہے کہ ان کی خدمت میں ایصالِ ثواب کے سوا اور یہ بد یہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اور دوسرے اکابرین امت کو ایصالِ ثواب دوسری صورت کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے تاکہ ان کے ساتھ ہمارے تعلق و محبت میں اضافہ ہو جائے اور اس کی برکت سے ہماری سینات کا کفارہ ہو جائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مزدور پر بادشاہ کے بہت احسانات ہوں اور وہ اپنے تمام خزانے محبت و نیکوئی بد یہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہے اور بادشاہ ازراہ کرم اس کا بد یہ قبول فرما کر اسے مزید انعامات سے نواز دے۔ یہاں بد یہ بادشاہ کی ضرورت نہیں بلکہ خود اس فقیر کی ضرورت ہے چنانچہ ہمارا آپ ﷺ اور دیگر اسلاف امت کو ایصالِ ثواب کرنا ہماری اپنی ضرورت کے پیش نظر ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ادب یہ ہے کہ چوتھا بڑا بندہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک و ثواب بخش دینا کہ اگرچہ زیادتی ہوتی نہ ہو مثلاً تین بار سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مکمل پڑھی تو ایک کلام مجید کا ثواب پہنچ جائے گا۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ روزمرہ پڑھتا ہوں اس کا ثواب حضور پر میرے پیارے اور تمام صحابی کرام اور تمام نبیوں، انبیاء اور تمام مسلمانوں، مسلمات و جوم چھپے ہیں یہ موجود ہیں یہ آئندہ پیدا ہوں گے سب کو بخش دیتا ہوں اور کسی خاص موقع پر کسی خاص فرد کے لئے بھی عید و پیدائش و بخش دیتا ہوں۔

سمجھ لینا چاہئے کہ ایصالِ ثواب کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

آپ ﷺ کیلئے ایصالِ ثواب کرنا احادیث سے ثابت ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اور فرماتے تھے کہ مجھے رسالہ مندیت پہنچانے کا حکم آیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال سے امت کے لاکھوں لوگ حضور ﷺ کے لئے قربانی کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضور اقدس ﷺ نے آپ سے فرمایا! اے میرے پیارے بھائی ہمیں اپنی دُعا میں نہ بھولنا اور ایک روایت میں ہے کہ بھائی جان اپنی دُعا میں ہمیں شریک رکھنا۔ (ابوداؤد ۲۱۰/۲)

ایصالِ ثواب کے لئے اجتماعی قرآن خوانی کا حکم

جہور کے نزدیک مرحوم کو قرآن کریم کا ثواب پہنچتا ہے اس لیے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدستور ہے بہت اجتماعی طور پر قرآن خوانی اور مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کی درج ذیل شرائط کے ساتھ گنجائش ہے۔

۱ اجتماعی قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کرنے کو نہ دینی نہ سمجھا جائے۔

۲ اس عمل سے لوگوں کے اعتقاد کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

۳ جو کہ قرآن خوانی میں شریک ہوں ان کا مقصد بخش و رضا ہے نہ ہوا۔

۴ قرآن خوانی میں شریک نہ ہونے والوں پر طعن و تشنیع نہ کی جائے۔

۵ قرآن پاک کی تلاوت صحیح کی جائے جہد کی پڑھنے کی وجہ سے خالص سلف نہ پڑھا جائے۔

۶ قرآن خوانی کسی معاوضہ پر نہ ہو ورنہ قرآن پڑھنے والے کو ثواب نہیں ہوگا۔

۷ قرآن پاک دکھلاوے اور ریاکاری کے لئے نہ پڑھا جائے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ اجتماعی قرآن خوانی میں اگر مذکورہ بالا امور کا لحاظ ہو تو گنجائش ہے ورنہ جائز نہیں مکروہ اور بدعت ہے۔

کیا ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کمی آتی ہے؟

ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب پہنچانے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی درجن کے لئے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے سب برابر برابر ثواب ملتا ہے۔ قتل و شامی میں لکھا ہے:

”الافضل لمن يتصدق نفلا ان ينوی لجميع المؤمنين

ولا ينقص من اجره شیئاً“

”بہتر یہ ہے کہ جو شخص بھی نفلی صدقہ کرے وہ سب مسلمانوں کے لئے نیت

کرے اور اس سے اس کے اجر میں کمی نہیں آئے گی۔“ (فقہی ثانی)

اور یاد رہے کہ جس طرح مردوں کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اسی طرح زندوں کو بھی کرنا جائز ہے اور ان کو ثواب پہنچتا ہے حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ ﷺ نے تمام امت کی طرف سے ایک میندہ سے قربانی کی تھی یعنی ثواب تمام امت کو بخشا تھا۔

مشترکہ طور پر ایصالِ ثواب کرنا:

اگر کسی عبادت کا ثواب کئی اشخاص یا پوری امت کو بخشا جائے تو شرعاً یہ جائز ہے البتہ اس صورت میں ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا یا سب میں تقویٰ تقسیم ہوگا۔ قرآن و سنت میں اس کی کوئی صراحت نہیں ہے لیکن اللہ رب العزت کی ذات سے امید ہے کہ سب کو برابر ثواب ملے گا۔

مفتی عبدالرحیم لاچوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص سورۃ فاتحہ پڑھ کر مرنے والوں کو بخشے تو وہ بخشش ہوا تقسیم ہوتا ہے یا ہر ایک کو پوری سورۃ فاتحہ کا ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر ایک کو پورا ثواب ملے گا اور یہی قول خدا تعالیٰ کے مفضل کے شاہین شاہنشاہ اور یہی واقعہ رحمتی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پورا ثواب دے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ جیسا مجھ سے اعتقاد رکھتا ہے میں اس کے

حق میں ویسا ہی ہوتا ہوں۔ (فقہی رحمہ)

مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس کو ثواب پہنچتا ہے

مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اللہ رب العزت اس کی وجہ سے اس کے درجات کو بھی بلند فرماتے ہیں۔ البتہ کافر کو ثواب نہیں پہنچتا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/۲۲۵)

ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں:

ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں بلکہ جو چیز بھی ہو خواہ وہ چس کی شکل میں ہو یا ان کے علاوہ کوئی چیز ہو تب بھی اتنی ہی ثواب پہنچے گا۔ اسی طرح مرد و عورت کی بھی کوئی تخصیص نہیں بلکہ جس محتاج کو بھی دیا جائے ثواب میں کمی بیشی نہ ہوگی البتہ نیک اور دیندار کو دینے کا زیادہ ثواب ہے۔

خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقہ جاریہ کا اہتمام کرنا:

ہر شخص اپنے لئے آخرت کے ثواب کا سامان خود بھی کر سکتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد یا مدرسہ وغیرہ بنا دے اور یاد رہے کہ یہ صرف جاری نہیں بلکہ بہت سے مفضل بنے گا اور اپنی زندگی میں اپنے سے اخیرہ آخرت جمع کرنے کا اہتمام کر لے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/۲۲۵)

حدیث شریف میں ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال منقح ہو جاتے ہیں مگر تین چیزوں کا ثواب اس کو چھوڑتا رہتا ہے۔

① صدقہ جاریہ۔ ② ایسا عمل جس سے نفع حاصل کیا جائے۔

③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

اگر اپنے والدین، عزیز رشتہ داروں اور اہل و عیال کو ثواب پہنچانا مقصود ہو تو پڑھنے کے بعد اس طرح کہیں۔ اے اللہ! میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب میرے والدین اور اہل و عیال کو پہنچا دے۔ آمین۔ اگر سب مسلمانوں کو ثواب ایصالِ ثواب کرنا نہ تو یہ نہیں اس بندہ جو پیشہ میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب تمام مسلمان مردوں، عورتوں کو پہنچا دے جو زندہ ہیں ان کو بھی اور جو مر چکے ہیں ان کو بھی اور جو نہ تو قیامت تک پیدا ہو گئے ان کو بھی پہنچا دے اور اسی طرح تمام انسانوں کو اور جنوں کو بھی پہنچا دے۔ آمین



ایصالِ ثواب کرنے کا آسان طریقہ

”سُبْحَانَ اللَّهِ، أَلْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھنا اور ان کے علاوہ اگر وہ کافر نہ ہو تو کئی سہارا دینا بھی ہے اور اس کے پڑھنے کے بعد اس کا ثواب دوسرے کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کسی غریب کی مدد کرنا بھی ہے اس کا ثواب بھی دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔

روحِ ذیل چند امور جن کی فضیلت آنحضرت ﷺ نے بیان کی ہے ایصالِ ثواب کے سلسلہ میں ان کا خصوصی طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

① سورۃ فاتحہ

تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب، قرآن کے برابر ہے۔ (تیسہ منہ)

② آیۃ الکرسی

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (مندر)

③ سورۃ یس

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب اس قرآن کے برابر ہے۔ حدیث

④ سورۃ قدر

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (مندھر)

⑤ سورة الزلزال

دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

⑥ سورة العاديات

دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (تیسرے مہلب)

⑦ سورة النكاثر

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

⑧ سورة الاخلاص

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

⑨ سورة الفتح

چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

⑩ سورة الاخلاص

تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری شریف)

نوٹ: ہر روز ہر ممبرک سورتوں کو اپنی سمیت کے لیے اس کتاب کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے تلاوت کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔



کون سی سورۃ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

سورۃ فی تحہ:

اس سورۃ کے کل حروف 122 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک حرف پندرہ نیکیوں کا وعدہ ہے لہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$1220 = 10 \times 122$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$36,600 = 30 \times 1220$
سال بھر کی کل نیکیاں	$4,39,200 = 12 \times 36,600$
چار اٹھ سو سال بھر کی نیکیاں	

سورۃ یسین:

سورۃ یسین کے کل حروف (3000) تین ہزار ہیں قرآن وحدیث کے قانون کے مطابق ہر حرف پندرہ نیکیوں کا وعدہ ہے لہذا:

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$30,000 = 10 \times 3000$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$90,00,000 = 30 \times 30,000$
سال بھر کی کل نیکیاں	$2,28,00,000 = 12 \times 90,00,000$
دو سو اٹھ سو سال بھر کی نیکیاں	

سورة القدر:

اس سورة کے کل حروف 111 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک

حرف پڑس نیکیوں کا وعدہ ہے لہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$1110 = 10 \times 111$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$33,300 = 30 \times 1110$
سارے سال کی کل نیکیاں	$3,99,600 = 12 \times 33,300$
تین لاکھ تانویسے ہزار چھ سو	

سورة الزلزال:

اس سورة کے کل حروف 158 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک

حرف پڑس نیکیوں کا وعدہ ہے لہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$1580 = 10 \times 158$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$47,400 = 30 \times 1580$
سال بھر کی کل نیکیاں	$5,68,800 = 12 \times 47,400$
پانچ لاکھ اٹھاسٹھ ہزار آٹھ سو	

سورة العاديات:

اس سورة کے کل حروف 165 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک

حرف پڑس نیکیوں کا وعدہ ہے لہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$1650 = 10 \times 165$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$49,500 = 30 \times 1650$
سال بھر کی کل نیکیاں	$5,94,000 = 12 \times 49,500$
پانچ لاکھ چورانویس ہزار	

سورة التكاثر:

اس سورة کے کل حروف 122 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک

حرف پڑس نیکیوں کا وعدہ ہے لہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$1220 = 10 \times 122$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$36,600 = 30 \times 1220$
سال بھر کی کل نیکیاں	$4,39,200 = 12 \times 36,600$
چار لاکھ اٹتالیس ہزار دو سو	

سورة الکافرون:

اس سورة کے کل حرف 98 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک

تर्फ پر اس نیویں کا وعدہ ہے ہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$980 = 10 \times 98$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$29,400 = 30 \times 980$
سال بھر کی کل نیکیاں	$3,52,800 = 12 \times 29,400$
تین لاکھ سولہ ہزار آٹھ سو	

سورة النصر:

اس سورة کے کل حرف 88 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے ایک

تर्फ پر اس نیویں کا وعدہ ہے ہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$880 = 10 \times 88$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$24,400 = 30 \times 880$
سال بھر کی کل نیکیاں	$3,16,800 = 12 \times 24,400$
تین لاکھ سولہ ہزار آٹھ سو	

سورة اخلاص:

سورة اخلاص کے کل حرف 51 ہیں قرآن وحدیث کی رو سے

ایک حرف پر اس نیویں کا وعدہ ہے ہذا

ایک دفعہ روزانہ پڑھنے پر نیکیاں	$510 = 10 \times 51$
مہینہ بھر کی کل نیکیاں	$15,300 = 30 \times 510$
سال بھر کی کل نیکیاں	$1,83,600 = 12 \times 15,300$
ایک لاکھ تریس ہزار چھ سو	

قرآن کریم میں مسرتوں اور زمانہ پڑھیں اور اپنے موحین کو ایصالِ ثواب کر دیں۔

ایصالِ ثواب کے متعلق دستور العمل

مذکورہ صفحات کے پڑھنے کے بعد اب میں موجودہ حالات میں

ایک مسکن کے لئے دستور العمل بتا رہا ہوں کہ وہ کس طرح ایصالِ ثواب کرے اور کس چیز کا ایصالِ ثواب کرے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ایصالِ ثواب کو یومیہ معمول بن میں اور درج ذیل چیزیں روزانہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیا کریں۔

1 سورة فاتحہ 1 مرتبہ، سورة اخلاص 3 مرتبہ اور سورة یسین 1 مرتبہ پڑھیں اور ایصالِ ثواب کر دیں۔

2 نوافل اشراق چاشت، اوامین پڑھیں اور ایصالِ ثواب کر دیں۔

3 مَلِیْحُونَ لَمَّا لَعَنُوا بَنِي إِدْرِیْسَ اَنْکَبُوا بِحِیْسٍ اَوَّیْسَ ثَابِرِیْنَ۔

مالی ایصالِ ثواب:

مسجد، مدرسہ تعمیر کروانا، طلباء و طالبات کے تعلیمی وظائف دینا، قرآن کریم فی سبیل اللہ وقف کرنا اور دینی سبب بچہ اور یتیم بزرگ، قربانی کرنا، حج بدل کرنا، غلوں یا سہ ماہیوں کی صدقہ و خیرات کرنا۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے والد ماجد مولانا محمد یاسین صاحب رحمہ اللہ نے آخری وقت میں فرمایا تھا اور حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اس کو نقل کیا ہے فرمایا کہ محمد شفیع تم قرآن مجید پڑھ کر تو ایصالِ ثواب کریتے ہو جس کی تو مجھے امید ہے تم سب سے زیادہ کریں پھر صدقہ و خیرات کے ساتھ بھی اپنے بزرگوں کا تعاون کرنا چاہیے۔

فائدہ: بدنی یا مالی عبادت کا ثواب زندوں، مردوں اور پوری امت مسلمہ کو بھیج سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کے نفقہ کے بعد ان کے دوست احباب سے میل جول رکھنا یہ بھی والدین کو خوش دینے کے باعث ہے۔

درج ذیل اعمال کو بھی روزانہ کا معمول بنائیں

درج ذیل پانچ دعاؤں کو اپنی روزانہ کی دعاؤں میں شامل کر لیں۔

رَبِّهِ غَفِرْ لِيْ وَيَا اِيْدِيْ وَيَا مُمِيْنِيْ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

”اے میرے پروردگار میری، میرے والدین اور

تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیجئے۔“ (ابن ماجہ ۴۸)

وَبِ اَرْحَمٰهُمَا كَمَا كَتَبْتَنِيْ صَغِيْرًا (ابن اسرائیل ۲۳)

”اے میرے پروردگار میرے والدین پر رحم فرما، جیسے

انہوں نے میری بچپن میں پرورش کی۔“

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

”اے میرے پروردگار میری، تمام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔“

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

”اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو

(بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔“

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ وَلِإِخْوَانِيْ وَلِإِخْوَانِنَا

وَمَنْ نَا مِنْ حَبِيْبٍ وَبَحِيْبِيْهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَرْحَمَآ مِنْهُمْ وَالْمَوْتِ اِنَّكَ

سَمِعْتُ مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ -

”اے اللہ ہماری، ہمارے والدین، ہمارے اساتذہ اور ہمارے مشائخ اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما اور جن کا ہم پر احسان ہو ان کی بھی مغفرت فرما اور تمام مومنین مردوں عورتوں کی اور تمام مسلمین مردوں، عورتوں کی چاہے ان میں سے زندہ ہوں یا مرے ہوئے سب کی مغفرت فرما۔ بے شک آپ دُعاؤں کے قبول کرنے والے ہیں۔“

ترمذی شریف میں ہے کہ جو شخص 10 مرتبہ یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو چار کروڑ نیکیاں عطا فرمائیں گے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهٌ
وَاحِدٌ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَكَلًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (ترمذی شریف)

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور نہ کوئی ان کا شریک ہے وہ بے نیاز ہیں نہ ان کی بیوی ہے اور نہ کوئی ان کی اولاد ہے اور نہ کوئی ان کے برابر ہے۔“

نوٹ: مذکورہ کلمات پڑھ کر اس کا ثواب مرحومین کو کر دیا جائے۔

ایک منٹ میں چار قرآن کا ثواب بخشیں:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر تم بارہ (12) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھو تو تم کو چار قرآن کا ثواب ملے گا۔

فائدہ: یہ ایک منٹ کا وظیفہ ہے جس میں 12 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جائے، یہ کتابِ انعام ہے جو آنحضرت ﷺ کے صدقہ میں ہمیں ملا۔ آخری بات تو تھی کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کرام اللہ کے آخری نبی ﷺ کی اُمت میں ہونے کی دُعا مانگا کرتے تھے۔ میں قارئین کرام سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک منٹ کا یہ دُعا ایصالِ ثواب کا تحفہ یعنی بارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر صرف رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں روزانہ پہنچا دیا کریں۔ مجھے امید ہے کہ قبرِ نبوی ﷺ میں جب یہ سواں سیرا جائے گا تو آنحضرت ﷺ کے بارے میں اپنا عقیدہ واضح کر دے گا یہ عجیب کہ نبی کریم ﷺ فرمادیں کہ اس سے میرے بارے میں کیا عقیدہ پوچھتے ہو یہ تو ہر روز چار قرآن کا یہ مجھے پہنچتا تھا۔ بندہ اس کی قبول و منور ہو رہا۔

کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں اور ایصالِ ثواب کریں:

کلمہ طیبہ بنی عقیلہ برکات و فوائد ہیں، عبادہ و مشائخ نے ثواب کشف میں اس کے بڑے فائدے دیکھے ہیں، بخشش کیلئے بڑا مجرب ہے۔

مرقۃ میں ہے کہ شیخ ابی الدین بن عربی فرماتے ہیں کہ مجھے رسول خدا ﷺ کی یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص سترہ مرتبہ رکعتوں کو پڑھے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس نے پڑھا ہے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔ زائد میں ایک مرتبہ ۱۱۰۰ بار جبکہ ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے بزرگ ۱۱۰۰ بار کئی دفعہ پڑھ کر رکھ دیتے تھے اور اپنے مرحومین اور اُمت مسلمہ کو بخشتے تھے۔ (اسلامی مواد: ۵۵/۱۳۲)

درود شریف کثرت سے پڑھیں اور ایصالِ ثواب کریں:

درود پاک کا درود رکھیں اور اس کا ایصالِ ثواب کرتے رہیں ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور عرض کیا میری ایک بیٹی انتہائی سرکش ہے اور میں اس کو خواب میں دیکھتا ہوں جہنم میں ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عشاء کے بعد چار رکعت نماز میں اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الحج پڑھو اور نماز کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہوئے سوچو اس عورت کا بیان ہے کہ میں نے یہ عمل کیا اور خواب میں اپنی اس بیٹی کو سخت سزا اور عذاب میں دیکھا کہ وہ جہنم کا لباس پہنے ہوئے ہے اور اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ عیروں میں جہنم کی بیڑیاں ہیں۔ اگلے دن سارا واقعہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے سامنے بیان کیا۔ آپ نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اسی رات حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ان کو خواب میں دیکھا۔ جنت میں تخت پر نور کا تاج پہنے ہوئے جو وہ فرما رہے اس نے عرض کیا۔ حسن بصری آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں اس عورت کی بیٹی ہوں جو زشتہ کل آپ کے پاس آئی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ یہ مقام کیا کس طرح ملے گا۔ اس نے کہا کہ ہر سترہ روز یک مرتبہ جہنم کے عذاب میں تھے۔ اچانک ایک نیک شخص کا اس قبرستان سے گزرا تو اس نے ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اور ایصالِ ثواب کیا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو جہنم سے نجات دے دی۔ (القول البدیع فی غلطہ اتیمہ ص ۱۰۰)

نماز حاجت پڑھیں اور ایصالِ ثواب کریں:

مولانا اشرف علی تھانوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کی بیاض میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ نماز حاجت بخارہ جنت کے واسطے ہے اور یہ نماز حضرت خضر علیہ السلام نے کسی جاہل مسکند کی تھی جس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

دو رکعت نفل نماز حاجت اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" کہیں اس بار پڑھیں اور

اور یہ دعوت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
لَّهُ اسْمَاءُ بَارِئَاتٌ لَا يُشَبَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ الْإِثْمَانُ الْعِزَّةُ لَّهُ الْكُرْهُ
شَرِيف پڑھتے۔

لَهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اور اس بار یہ نیت پڑھتے۔

"سُبْحَانَكَ يَا اللَّهُمَّ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا تُكَلِّمُ
وَلَا تُخَوِّلُ وَلَا تُقَوِّلُ إِلَّا بِإِذْنِ الْغَيْبِ الْعُضْبِ"

اور اس بار یہ دعا پڑھتے۔

"ذَلَّكَ آيَاتُ فِي الدِّينِ حَسَنَةٌ وَفِي الْأَخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْفَارِقَ"
اس کے بعد اپنی حاجت مانگتے۔

حکیم برائے سرفرواہت ہیں کہ میں نے اس عالم کے پاس قصہ
بھیجا کہ مجھ کو یہ نماز سکھائے کہ نبی نے بتائی میں نے پڑھا کہ اللہ رب
اعزات سے حمد و ثناء کی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے حمد و ثناء سے فرمایا اور بڑا
حاجتیں میری پوری ہوئیں۔ حکیم برائے سرفرواہت ہیں کہ جو شخص اس نماز

پڑھنا چاہے وہ شب جمعہ میں غسل کرے اور پاک پتے سے پتے پھر چلی
حاجت کے پورا ہونے کی نیت سے یہ نماز پڑھتے ان شاء اللہ وہ حاجت
پوری ہوگی جس کے لئے اس نے نماز پڑھی۔ (سورۃ نسی ۱۰۹)

میرے آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مومنین کے ایصال
ثواب کی نیت سے آپ اس نماز حاجت کا بھی اہتمام کریں اور نیت کی بخشش
و مغفرت کی دعا کریں۔

اس کے بعد دو رات سونے سے پہلے یا صبح فجر کی نماز کے بعد
ایصالِ ثواب کا ضرور کوئی نعرہ کیا جائے کہ اے اللہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ
اخلاص پڑھا کر ایصالِ ثواب کیا جائے۔ اکابرین و اسلاف کی وصایا اور
نصائح میں یہ بات مشتکہ کی ہے کہ: ایک نے اپنے متعلقین اعزاء و اقرباء
اور احباب و نصیحت کی کہ ان کے مرنے کے بعد انہیں اپنی دعاؤں اور ایصال
ثواب میں ضرور شامل کیا جائے۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ ہمیں غفلت سے
بہر نکالے اور ایصالِ ثواب کا عادی بنائے۔

اے مہربانی مجدد الف ثانی برسیہ فرماتے ہیں کہ مہربانِ جبرئیل
مسلمانوں کے حق میں بڑی نعمت ہے کہ مرنے والے کے اپنے اہل و عیال کا
سلسلہ قیامت ہو جاتا ہے لیکن احباب کی دعا میں اور ایصالِ ثواب اس تک
پہنچتا رہتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آج اگر ہم دوسروں کے لئے ایصالِ ثواب اور صدقہ جاریہ کریں گے تو جب ہم قبر میں جائیں گے تو خداوند کریم ہمارے لیے بھی صدقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا نظم فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

قارئین کرام! انجی کی درد مندی سے عرض کرتا ہوں ہم اپنے بزرگوں، محسنوں، اساتذہ، والدین اور دوستوں کو دنیا سے جانے کے بعد اتنی بعدی جبرایتیں جیسے دوسروں سے ملتی تھیں وہاں سے رشتے منقطع ہو گئے ہیں، یہ بھی سب اٹھاتی ہے، جس کی طرف توجہ نہ دیتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کب اور کیسے کریں:

ایصالِ ثواب کے لئے کوئی دن، وقت، مہینہ یا تاریخ مقرر نہیں ہے اور نہ ہی شرعاً اس کا کوئی ثبوت ہے اس کے لئے کوئی خاص طریقہ یا عمل بھی شریعت سے ثابت نہیں ہے جس وقت چاہیں جس وقت چاہیں قرآن پاک پڑھ کر یا نفل نماز پڑھ کر یا صدقہ خیرات کر کے یا کوئی نیک عمل کر کے مرحومین کو یا پوری امت مسلمہ کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔



مرنے کے بعد مرحومین کی باہمی ملاقات اور گفتگو

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو خدا کے مہم جو بند اس طرح اُٹھتے ہیں کہ اس سے ملنے میں جیسے دنیا میں کسی خوشخبری آنے والے سے ملنے میں چہرے پر مسرت ہے جیسے جنت میں سے جنت میں جاتا ہے۔ چہرے پر مسرت ہے کیونکہ دنیا میں یہ بڑے غم و مصائب میں مبتلا تھا۔ چہرے پر مسرت ہے کیونکہ اس کے بعد وہ مسرت رہے ہیں کہ فانی شخص کا یہ حال ہے کہ یا اس نے مکان کر لیا ہے۔ چہرے پر مسرت ہے کیونکہ اس کا حال پوچھ پیتے ہیں جو اس شخص سے پہلے مر چکا ہے اور اس نے بعد کیا کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے تو اللہ پڑھ کر کہتے ہیں کہ اس کو اس کے بھائی یا بیوی کی طرف لے جا دیا سو وہ جنت میں بھی بری جگہ ہے اور رشتہ کی بھی بری جگہ ہے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار اور خاندان والوں کے سامنے ہو کہ آخرت میں ہیں پیش کئے جاتے ہیں اگر تم نیک ہو تو خوش ہوتے ہیں ورنہ کہتے ہیں کہ اللہ یہ آپ کا فضل و رحمت ہے پھر یہ نعمت

اس پر پوری کتبچہ اور ای پوسٹ و موت و یکے درن پر کتبچہ داخل بھی پیش ہوتا ہے پھر وہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے اللہ اس کے دل میں نیکی ڈال جو تیری رضا اور قرب کا سبب ہو جائے۔

التاس: خدا کے لیے ہر شخص جو حیات ہو اسے ایسے اعمال کرنے چاہیں جن سے اس کے عزیز و اقارب میں سے رحلت کر جانے والوں کو خوشی ہو۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کی (فوت شدہ) اولاد و اقارب میں اس طرح اس کا استقبال کرنی ہے جیسے کسی باہر گئے ہوئے شخص کا واپسی پر استقبال کیا جاتا ہے۔

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو تمام اقارب میں پہنچنے کے وقت اس کے اقارب جو پہلے مر چکے ہیں اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور وہ اس سے مل کر اور یہ ان سے مل کر اس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنے گھر آتا ہے۔

التاس: خدا جو شخص حیات ہو اور اس میں زندگی کی کوئی رقی باقی ہو اس اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی والے عمل اختیار کرنے چاہیں جن سے وہ اقارب میں رحلت کر جانے والوں کو خوشی اور راحت ہو اور ایسے اعمال سے بچنا، زہم ہے جن سے ان کو ناراضگی ہو اور خود اس شخص کے لیے تباہی برپا دی کا ذریعہ بن سکتے ہوں۔

متفرق مسائل

عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

قبروں کی زیارت کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے بلکہ خود احادیث میں اس کی ترغیب آتی ہے، حدیث پاک میں نہیں آئی ہے۔
فرمان ہے:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَذَوُّوْهَا
”میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب تم قبرستان جایا کرو۔“

چنانچہ اگر عورتیں شرعی ضوابط کی پابندی کریں اور پردے وغیرہ کا اہتمام کر کے شخص (اپنے مرحومین کی) زیارت کی غرض سے جائیں تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ رد المحتار میں ہے:

”والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وقال الخمر
الرملي ان كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء
والندب على ما جرت به عادتهن فلا تجوز و
عليه حمل الحديث لعن الله زائرات القبور“

”صحیح قول یہ ہے کہ عورتوں کو قبرستان جانے کی اجازت ہے البتہ اگر اس سے مقصود حج و پکار ہو تو پھر جائز نہیں ہے اور جس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے قبرستان میں جانے سے منع کیا ہے وہ اسی صورتحال کی وجہ سے ہے۔“

قبر پر دوبارہ مٹی ڈالنا:

قبر اگر بیٹھ جائے تو اس کی دوبارہ اصلاح کرنا اور اس پر مٹی ڈالنا جائز ہے حدیث پاب میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ اپنے بیٹے برائیم بن قبر کے پاس سے گزرے تو قبر کے اوپر سے ایک پتھر پڑا ہوا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کو صحیح کر کے رکھا۔ (قادی خانیہ/۱۷۰)

البتہ کسی معین تاریخ یا معین عید ہی کو (جا کر قبر کی اصلاح وغیرہ) کرنا اور اس کو زنی سمجھا جائز نہیں ہے۔ (رد المحتار/۱۰۰۱)

اہل میت کو کھانا پہنچانا:

اقرباء اور پڑوسیوں کے لئے مستحب یہ ہے کہ اہل میت (یعنی جس گھر میں فوتی ہوئی ہو) کے لئے ایک دن ایک رات کا کھانا دیا

کر کے بخوا میں حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہونے کو فرمایا کہ ”جعفر کے گھراؤوں کے لئے کھانا تیار کیا جائے کیونکہ وہ غمزدہ ہیں۔“ (ترمذی/۱۹۵)

مرحوم کے لئے تعزیتی جلسوں کا اہتمام کرنا:

تعزیت کا مطلب ہے کہ اہل میت کو تسلی دینا اور ان کے غم میں اپنی شرکت کا اظہار کرنا، اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث میں ہے کہ مرحوم کا ذکر بالحق یعنی اس کی اچھائیوں کا تذکرہ کرتے رہنا چاہیے ہذا اگر کوئی تعزیتی پروگرام مذکورہ بالا مقاصد کے ہو اور مرحوم کی تعزیت میں بے جا مبالغہ نہ کیا جائے تو تعزیتی پروگراموں کا اہتمام کرنا بھی جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل/۲۶۱)

عذاب قبر میں کمی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ:

عذاب قبر دور کرنے کے لئے سونے سے پہلے سورۃ الملک پڑھنے کا اہتمام کیا جائے اور نزع کی آسانی کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَنْهَمَ اَعْيَنِي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكْرَاتِ الْمَوْتِ

”اے اللہ موت کے وقت غش آنے والی سختی پر ہماری

مدد نصرت فرما۔“

سوگ و تعزیت کا حکم:

اعزاء و اقرباء کو تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں عورت پر اپنے شوہر کے ایامِ عدت تک سوگ کرنا جائز ہے۔ باقی منہ نوچنا، کالے کپڑے پہننا اور بین کرنا تو بہر حال سخت منع ہے۔ اعزاء و اقرباء سے اظہارِ ہمدردی کرنا، ان کو تسلی و دلاسا دینا اور اس طرح ایک بار تعزیت کرنا مستحب ہے بلکہ مستنون ہے اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ تعزیت کرنے والے کو سب اہلِ قلمت کئے جائیں۔

أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ جَزَاءَكَ وَعَفَا مَنَّتَكَ

یعنی "اللہ تعالیٰ تمہیں بڑا اجر اور اچھی جزا دے اور تمہاری مینت کو بخشے۔"

ایصالِ ثواب کا حکم:

رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ مُردے پر پہلی رات سے زیادہ اور کوئی سخت رات نہیں آتی سو تم اپنے مُردوں پر خیرات کر کے رحم کرو۔ اسی طرح مریضی بہت سی حدیثیں ہیں جن میں ایصالِ ثواب کی ترغیب آئی ہے۔ دلائل کافی ہیں۔ ایصالِ ثواب میں کسی کو اختلاف نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ الغرض مرحوم کو کچھ پڑھ کر ثواب پہنچانا یا کھانا کھلا کر اس کا ثواب بخشنا بہر حال مستحسن اور جائز فعل ہے۔

مستحقین کو چھ پر دینا اس کا ثواب مرحومین کو پہنچانا بہت درست ہے خواہ وہ چہ ہو یا قبرستان میں، ملک میں ہو یا بیرون ملک، مشرق میں ہو یا مغرب میں، پہلے دن ہو یا دوسرے، تیسرے دن، بیسویں دن ہو یا چالیسویں دن اور سال میں ہو یا دو سال میں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایصالِ ثواب بغیر تخصیصِ اوقات کے ہر طرح جائز ہے اور مرحوم کو ثواب پہنچتا ہے۔

معمولات کی تلافی کیسے کی جائے؟

جو شخص درج ذیل یہ دُعا ایک مرتبہ رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار و اوراد کی پوری برائی جاتی ہے اور جو شخص صبح پڑھے تو رات کے اوراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی ہے۔ (مساح ستہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَتُبْحَنَ النَّارُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَئِنْ أَخَذْتُمُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَعِشْيَا وَنَحْيًا لَّتُظَاهَرُونَ ۝ يُخْرِجُ النَّحْيَ مِنَ
النَّمِيتِ وَيُخْرِجُ النَّمِيتَ مِنَ النَّحْيِ وَيُخْرِجُ النَّحْيَ مِنَ النَّحْيِ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَكَذَلِكَ تُفْرَجُونَ ۝ (سورہ ابراہیم آیات ۱۷، ۱۸، ۱۹)

فائدہ: صبح و شام ان آیات کو پڑھ لیا کریں تاکہ ان رات کے معمولات کی کمی پوری ہو جایا کرے۔

باپ کی نیکی کا اولاد کو فی کدہ

جس طرح اولاد کی دُعا کا فائدہ ماں باپ کو پہنچتا ہے اسی طرح ماں باپ کی نیکی کا فائدہ اولاد کو بھی پہنچتا ہے اور یہ فیض رسائی صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اس کے بعد میں لڑتی، یوار کا تذکرہ کرتے ہیں۔ وہ اس کی مز بولتی دلیل ہے۔

وَأَقْرَبُ النَّجْدِ فَكَانَ رَغْمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْكَهْفِ
وَكَانَ ثَمَرُهُ كَثْرًا لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَثْرَتُهُمَا وَرَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۝ (الكهف: ۸۳)

”اور جو دیوار تھی سودو یتیم لڑکوں کی تھی اس شہر میں۔ اور اس کے نیچے مال گڑا تھا ان کا، اور ان کا باپ نیک تھا، پھر تیرے رب نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور مال کو نکالیں جو مدفون تھا یہ تیرے رب کی رحمت ہے۔“

امام ابی محمد الحسین بن مسعود رحمہ اللہ بغوی التوفی ۱۵۱۵ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا۔ اس میں اشارہ ہے کہ ان یتیم بچوں کے مدفون خزانے کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام سے اس لئے کرائی تھی کہ ان یتیم بچوں کا باپ کوئی مرد صالح اللہ کے نزدیک مقبول تھا۔ اس لئے اللہ نے اس کی مراد پوری کرنے اور اس کی اولاد کو فائدہ پہنچانے کا یہ انتظام فرمایا تھا۔

موصوف مزید لکھتے ہیں۔

محمد بن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کی نیکی اور بھلائی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد اور اس کے خاندان کی ور اس کے آس پاس کے مکانات کی حفاظت فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ باپ کی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے ان دو قیموں کے ماں کی حفاظت کی گئی۔

باپ کی نیکی کا آخرت میں فائدہ:

ایک طرف باپ کی نیکی سے اولاد کو دنیا میں اللہ تعالیٰ فائدہ پہنچا رہا ہے تو دوسری طرف باپ کے نیک اعمال کے باعث وہ کو جنت کے بلند

درجات سے سرفراز فرما رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ

(الطور: ۲۱)

”اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے۔“

مفسر شہیر امام ابن کثیر التوفی ۷۷۷ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم، لطف و رحم اور اپنے احسان اور انعام کا بیان فرماتا ہے کہ جن مومنین کی اولاد بھی ایمان میں اپنے ماں باپ کی راہ پر چلی جاتی ہو، ان کو بھی یہاں تک کہ ان کے اعمال سے درجہ کے اعمال صدقہ بڑے بزرگوں کے تھے ان جیسے تو ان کے اعمال نہ تھے۔ آپ جو کم تھے تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کا بدلہ بڑھا چڑھا کر انہیں بھی ان کے بڑوں یعنی باپ دادا کے درجے میں پہنچا دے گا۔ تاکہ بڑوں کی تکمیل چھوٹوں کو اپنے پاس

لیجئے اور خدائی رحمت اور چھوٹے بھی اپنے بڑوں کے پاس بٹاؤ بٹاؤ رہیں۔ چھوٹوں کے اعمال میں اضافہ ان کے بزرگوں کے اعمال میں کمی سے نہیں کیا جائے گا۔ مومن و مومنہ بندگان خدا کے اپنے معمول و غریبوں میں سے عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں یہی فرماتے تھے اور ایک مرفوع حدیث میں بھی یہ مضمون وارد ہوا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنتی شخص جنت میں جائے گا اور وہاں اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کو نہ پائے گا تو ریت ریت کا کہہ گا: ”اے ماں باپ! اے بیوی بچو! تمہارا یہ سب تک نہیں پہنچے۔“ (یعنی وہ بھی جنت میں ہیں عمران ۷۷ درجہ کم ہے) وہ شخص سب کا باری تعالیٰ میں نے جو نیک اعمال سے تھے وہ اپنے لئے اور ان کے لئے بھی تھے۔ چنانچہ نعمت کیا جائے گا اور انہیں بھی ان کے درجے میں پہنچا دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے بڑی اور چھوٹی باغ اور مومن کے ایمان کی وجہ سے والدین کے درجہ پہنچا دیں گے اور انہیں سب چھوٹے بچے جو چھوٹے ہیں ان میں امتداد سے تھے وہ بھی ان کے پاس پہنچا دیئے جائیں گے۔

جس طرح دنیا میں آدمی چاہتا ہے کہ بیوی بچے سب اکٹھے رہیں اسی طرح انہیں جنت میں بھی اکٹھا کر دیا جائے گا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے کریں گے اور باپ کے نیک عمل کی وجہ سے بیٹے کو بلند درجہ عطا کر دیا جائے گا لیکن باپ کے اعمال میں پچھو کی نہیں کی جائے گی۔

نیک ہمسایہ آخرت میں کام آتا ہے:

دنیا میں نیک لوگوں کے پاس رہائش اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور پچھلے ہمسایہ راز بخشہ انسان کے کام آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بچہ کیا نیک ہمسایہ آخرت میں کچھ کام آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دنیا میں کام آتا ہے؟ سائل نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ دنیا میں کام آتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح آخرت میں بھی کام آتا ہے۔



وصیت نامہ

انسان جس معاشرہ میں زندگی بسر کرتا ہے وہاں لوگوں کے ساتھ مختلف معاملات پیش آتے رہتے ہیں کسی کے ساتھ لین دین کا معاملہ ہوتا ہے اور کسی شخص کی حق تلفی اور غلطی کا ہونا بھی بحیثیت انسان ممکن ہے۔ انتقال کر جانے کے بعد چونکہ اللہ رب العزت کے دربار میں ہر قسم کے معاملہ کی پوچھ بچھ ہوتی۔ اس وقت اللہ رب العزت کی پڑ سے محفوظ ہونے کی جہاں اور صورتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زندگی میں ہر قسم کے معاملہ کے متعلق اپنے ورثاء کو وصیت لکھ دے خواہ اپنی ملکہ چیزوں کے متعلق ہو یا دوسروں کے حقوق کے متعلق ہو اور وصیت لکھنے کی جناب نبی اکرم ﷺ نے بھی بڑی ترغیب دی ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

- 1 جس شخص کی ملکیت میں کوئی چیز ہو اور اس سے متعلق وصیت کرنی ہو تو وہ شخص دو رات بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔ (ابن ماجہ ۲۲۹۹)
- 2 جس شخص کے ذمہ نماز، روزہ یا زکوٰۃ یا کسی بھی قسم کا کفارہ باقی

آخری گزارش

احباب سے دردمندی سے التماس اور گزارش ہے کہ ایصالِ ثواب تو ہر حال میں سب سے سہ سے سہ تھا انتہائی اہم بات کی طرف متوجہ رہ رہا ہوں کہ نماز جنازہ جو میت کے لئے مغفرت کا بہترین ذریعہ ہے خدا کے لئے اس کو خواہی یا دلیریں اور بچوں کو بھی یاد میں تاکہ کل کا اس بہار کے مرنے کے بعد وہ اپنے والدین کے لیے دعا تو کر سکیں۔

نمازِ جنازہ:

(1) ثناء

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَبَّ ثَنُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

(2) درود شریف:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

(3) دعا: اگر میت بالغ مرد یا عورت ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّتِهِ وَمَيِّتِهِ وَشَهِيدِهِ وَغَائِبِهِ وَضَعِيفِهِ وَكَبِيرِهِ وَذَكْرِهِ وَأُنْثَاهُ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنِّي فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنِّي فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

(4) اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرُوطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَدُعَا
وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُسْتَفْعًا۔

(5) اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا قَرُوطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَدُعَا
وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُسْتَفْعَةً۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔

1 پر مرتبہ تکبیر (سداً بہ) کہنا۔ یہ تکبیر ایک رکعت کے قضا میں بھی جاتی ہے۔

کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا بہت اُردو کی عذر ہو تو قیام و چھوڑنا بھی جائز ہے۔

نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ نماز جنازہ کی نیت کریں۔ چوتھی نماز جنازہ شام سے اللہ تعالیٰ کے اور دو اگلے حضرت محمد ﷺ کے اور دو اگلے جنتِ نعیم کی نیت کے پیچھے اس امام کے منہ طرف قبلہ کے۔

بہت سے پیچھے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر نماز کی حرکت باندھ لیں اور ثناء (سبحانک اللہم) پڑھیں اس کے بعد دوسری تہلیل نہیں مگر ہاتھ نہ اٹھائیں اور درود شریف پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور پھر قیام کی مرتبہ اللہ اکبر نہیں مگر ہاتھ نہ اٹھائیں اور میت کے لئے دعا کریں اگر میت بالغ یعنی ۱۵ سال یا اس سے بڑی عمر کا مرد یا عورت ہو تو مذکور نمبر ۱ و ۲ و ۳ پڑھیں اور اگر نابالغ لڑکا ہو تو نمبر ۱ و ۲ و ۳ پڑھیں اگر نابالغ لڑکی ہو تو نمبر ۱ و ۲ پڑھیں۔ دعا کے بعد چوتھی مرتبہ اللہ اکبر نہیں اور دونوں طرف سلام پھیریں اور اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں سلام کے ساتھ ہاتھ مت چھوڑیں۔

نماز جنازہ ایصال ثواب کا اہم ذریعہ ہے:

نماز جنازہ مرحوم کی مغفرت اور بخشش کا اہم ذریعہ ہے اور اس

سے مرحوم و مرچہ پوری مدد پہنچتی ہے۔ سب نمازی عبادت کے ساتھ میت کے لئے نذر کر دیتے ہیں یعنی اللہ سے مغفرت اور رحمت کی دعا مانگتے ہیں اور ان کی یہ سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول کی جاتی ہے۔ حضرت مالک بن نویر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی تین سفارشیں نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس میت کے لئے مغفرت اور جنت کو واجب کر دیتا ہے۔ خداوند کریم آنحضرت ﷺ کے صدقے قبول فرمائیں۔ آمین

اسی لئے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت کر رکھی تھی کہ جب بھی کسی مرد یا عورت کا انتقال ہو جائے اس کی طرف اشارہ کرنا جائز ہے تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں۔

جنازہ میں شرکت کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص یا عورت یا بچہ یا غلام یا غلامہ یا عورت یا بچہ جو کسی میت کے ساتھ اس کی قبر تک تیری رضا جوئی کی خاطر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا صلہ یہ ہے کہ میرے فرشتے اس کے جنازہ کے ساتھ جائیں گے اور اس کی روح پر اور روحوں کے ساتھ دعا کریں گے یعنی اس کے جنازہ کے ساتھ اور زیادہ فرشتے ہوں گے ورنہ فرشتے تو ہر مومن

کے ساتھ بہت ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو نماز جنازہ میں شرکت کا اہتمام کرنا چاہیے اس مرحوم کو بھی فی حدیث ہوتا ہے اور خود شرکت کرنے والے شخص کے لیے بخشش اور مددوں کی رحمت متوجہ کرنے کا سبب ہے "وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَفَّسْ الْمُتَغَافِلُونَ" یعنی رغبت کرنے والوں کو ایسے کاموں میں رغبت اور شوق کا مقام دیکرنا چاہیے۔ (شق من ۳۵، ۳۶)

زیارت قبور کے آداب:

ابن ہمام کہتے ہیں کہ قبروں پر بیٹھنا اور ان کو روندنا منع ہے۔ قبر سے تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی منع ہے۔ قبر کے نزدیک سونا مکروہ ہے اور قبر کے پاس دستباں کرنا بھی مکروہ ہے۔ قبر سے تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی منع ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قبر پر بیٹھنے سے بہت قویہ ہے کہ آگ پر بیٹھ جائے۔ نیز قبرستان میں فضول گفتگو کرنا، بے فائدہ دعویٰ کرنا، حقہ پینا، پکارنا، ہنسنا، ٹھٹھکی مارنا، کھانا پینا، لین دین اور خرید و فروخت کرنا اور سونا یہ سب امور ناجائز ہیں۔ ان سے احتراز کرنا چاہئے بلکہ وہاں جا کر اپنی موت کو یاد کرنا اور جہت حاصل کرنا چاہیے۔ کل تک یہ ہماری طرح زندہ تھے مگر آج زیر خاک مدفون ہیں۔ قبر کی ٹھک و تاریکی کو ٹھنڈی میں مقید ہیں، نہ کوئی یار و مددگار ہے نہ مؤنس و غمخوار۔ اگر کوئی ساتھ دینے والی چیز ہے تو صرف نیک اعمال ہیں ہم کو بھی ایک دن اسی قبر میں آنا ہے۔ (لاری سب سے بڑی کتاب، صفحہ ۱۴۸)

پچاس سورۃ شریف مترجم

ۛ ۛ

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ ۝ سُورَةُ السَّجْدَةِ ۝ سُورَةُ الْيَاسِ
سُورَةُ الدُّخَانِ ۝ سُورَةُ الْفَتْحِ ۝ سُورَةُ الْحَشْرِ
سُورَةُ الْوَاقِعَةِ ۝ سُورَةُ النَّازِعَاتِ ۝ سُورَةُ الْقَادِرِ
سُورَةُ الْبُرُجِ ۝ سُورَةُ الْغَاثِ ۝ سُورَةُ الشَّكَارِ
سُورَةُ الْكَافِرُونَ ۝ سُورَةُ الْمُصِطَرِ ۝ سُورَةُ الْاَحْزَابِ
سُورَةُ الشُّعْرِ ۝ سُورَةُ النَّازِعَاتِ

ۛ ۛ

پتہ 7 غریب، نزد 40، لاہور
0300 4420434 0333-4129300
+92 42-37313392
E-mail: drashraf@khotmail.com

اقوال شریفہ

فہرست
پنج سورۃ شریفہ

صفحہ	سورتیں اور ان کے فضائل
84	فضائل سورۃ فاتحہ
85	سورۃ الفاتحہ
86	من سورۃ الفاتحہ سورۃ الفاتحہ
90	فضائل سورۃ الفاتحہ سورۃ الفاتحہ
92	فضائل سورۃ الفاتحہ
92	سورۃ الفاتحہ
99	فضائل سورۃ الفاتحہ
100	سورۃ الفاتحہ
110	فضائل سورۃ الفاتحہ
111	سورۃ الفاتحہ
116	فضائل سورۃ الفاتحہ
117	سورۃ الفاتحہ
125	فضائل سورۃ الفاتحہ

136	سورۃ الفاتحہ
132	فضائل سورۃ الفاتحہ
134	سورۃ الفاتحہ
141	فضائل سورۃ الفاتحہ
142	سورۃ الفاتحہ
146	سورۃ الفاتحہ
147	سورۃ الفاتحہ
148	سورۃ الفاتحہ
150	سورۃ الفاتحہ
150	فضائل سورۃ الفاتحہ
151	سورۃ الفاتحہ
152	سورۃ الفاتحہ
153	فضائل سورۃ الفاتحہ
155	سورۃ الفاتحہ
156	فضائل سورۃ الفاتحہ
158	سورۃ الفاتحہ
158	سورۃ الفاتحہ

فضائل سورۃ فاتحہ

سورۃ فاتحہ قرآن کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں
اول یہ کہ قرآن کریم اسی سے شروع ہوتا ہے چنانچہ اسی سے شروع
ہوتی ہے وقرآن کے تقاریر سے بھی نئی سورۃ جو مکمل ہوتی ہے نئی سورۃ
سے شروع ہوتی ہے مثلاً سورۃ مدثر پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے
پھر سورۃ النبی پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ النبی
پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ النبی پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ
میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ
فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ
میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ
فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ
میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ
فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ

فضائل سورۃ فاتحہ

سورۃ فاتحہ قرآن کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں
اول یہ کہ قرآن کریم اسی سے شروع ہوتا ہے چنانچہ اسی سے شروع
ہوتی ہے وقرآن کے تقاریر سے بھی نئی سورۃ جو مکمل ہوتی ہے نئی سورۃ
سے شروع ہوتی ہے مثلاً سورۃ مدثر پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے
پھر سورۃ النبی پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ النبی
پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ النبی پہلی آیت سے شروع ہوتی ہے

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ
میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ
فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ
میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ
فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ
میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ
فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ میں سورۃ فاتحہ کی سورۃ

تَنْذِرَهُمْ لَیُّوْمُنَّ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ عَشَوٰةٌ وَهُمْ

عَذَابٌ عَظِیْمٌ

عذاب عظیم (تیار ہے)

آخری رکوع سورۃ بقرہ

یَدْرِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُمْ تَبْدُوْا

مَا فِیْ اَنْفُسِهِمْ وَتُخْفَوْهُ یَحٰسِبُکُمْ بِہِ اللّٰهُ

فِیْغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَمِنْ الرَّسُوْلِ بِمَا اَنْزَلَ

اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اَمِنْ بِاللّٰهِ

وَمَسِیَّتِہٖ وَکُتِبَہٗ وَرُسُیْہِ لَا تُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ

مِنْ رُّسُیْہِ وَقَدْ اُوْسِعْنَا وَاعْتَدْنَا غَفْرًا لَّکَ

رَبَّنَا وَلَیْکَ الْمَصِیْرُ اَلَا یُکَفِّرُ اللّٰهُ نَفْسًا لَّا

وَسِعَ لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَیْہَا مَا اَکْتَسَبَتْ رَبَّنَا

اَلَا تَاْخُذُنَا اِنْ نَّسِیْنَا وَاَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا

تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَثِیْرًا حَمَلْتَنَا عَلَی الَّذِیْنَ

مِنْ قَبْلِہِ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ مَا اَلٰطَقْتَ لَنَا بِہِ

وَاَعْفَ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا

فَاَنْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُ أَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۚ ذَٰلِكَ
 عِلْمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ الَّذِي
 أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقًا وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ
 طِينٍ ۖ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ نَّارٍ ۖ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
 وَ الْبَصَارَ وَ الْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۚ وَقَالُوا ۖ
 ضَعُفْتُ فِي الْأَرْضِ ۖ إِن لَّغَيَّ خَلْقَ جَدِيدٍ ۖ بَلْ هُوَ
 بِبَقَائِهِمْ كَفُورٌ ۚ قُلْ يَتُوفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ
 الَّذِي يُكَلِّمُكُمْ فِي رُبُوعِكُمْ ۖ تَرْجِعُونَ ۚ وَتُتْرَكُونَ

ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْزَمُونَ ۚ نَارُ سَوْرَةٍ وَ سَمِعَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا بِصُرَتِ
 وَسَمِعَهُمْ فَارْجِعْنَا لَعَمَلٍ صَاحِحٍ ۚ لَنُوقِنُ أَنَّكَ
 تَشْنَأُ أَعْيُنَ كُلِّ نَفْسٍ هَدَاهَا وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ
 مِنْ طِينٍ ۖ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ نَّارٍ ۖ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
 وَ الْبَصَارَ وَ الْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۚ وَقَالُوا ۖ
 ضَعُفْتُ فِي الْأَرْضِ ۖ إِن لَّغَيَّ خَلْقَ جَدِيدٍ ۖ بَلْ هُوَ
 بِبَقَائِهِمْ كَفُورٌ ۚ قُلْ يَتُوفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ
 الَّذِي يُكَلِّمُكُمْ فِي رُبُوعِكُمْ ۖ تَرْجِعُونَ ۚ وَتُتْرَكُونَ

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۖ فَلَا تَعْمَلْ نَفْسٌ وَلَا أُخْرَىٰ لَهُمْ
مِنْ قُوَّةٍ عَيْنٌ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ أَفَمَنْ
كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۚ أَمَّا
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ
نَزْلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا
فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا أُعِيدُوا
فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهِ
تُكَذِّبُونَ ۚ وَلَنَذِيقَنَّاهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأُولَىٰ دُونَ
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ عَلَيْهِمْ يَرْجِعُونَ ۚ وَمَنْ ظَنَّنَّ

ذَكَرَ بَيِّنَاتٍ رَبِّهِ ثُمَّ عَرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّ مِنْ الْمُجْرِمِينَ
مُتَنَبِّئِينَ ۚ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ
فِي مَرِيضَةٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ وَجَعَلْنَا هَارُونَ نَبِيًّا وَسَيِّدًا
ۚ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمَ يَهُدُونَ بِأَمْرِهِمْ لَمْ يَصْبِرُوا ۚ
وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوَفَّقُونَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْغَفُورُ
الْحَكِيمُ ۚ يَوْمَ يُقِيمُ فِيهِمُ كَانُوا فِيهِ يَخْتَفُونَ ۚ وَحَمِيدٌ
لَهُمْ كَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ
فِي مَسِيرِنَاهُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ يَسْمَعُونَ ۚ
أَوْحَرِ يَرَوْا النَّاسُوفَ الْمَارِقَ الْأَرْضِ الْجَزْءُ فَخَرَجَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَسْأَلُكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْغَزِيرِ الرَّحِيمِ

يُنْذِرُ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ

حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى اكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّا جَعَلْنَا

فِي أَعْنَاقِهِمْ غَدَاقًا فَهُمْ لَمْ يَأْذُقُوا حَقَّهُمْ

مُقْتَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَعْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنْذِرْتَهُمْ أَمْ لَا تُنْذِرُهُمْ لَا

يُؤْمِنُونَ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

الرَّحْمَنَ يَخْشَى فَبِشْرٍ مُبَشِّرٍ وَجِبْ رَبِّكَ

إِنَّا نَحْنُ الرَّحْمَنُ الْغَوَّاسُ وَنُكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ

وَكَانَ شَيْءٌ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ وَاضْرِبْ

لَهُمْ مَثَلًا صَحْبَ الْقُرَيْبِ إِذْ جَاءَهُ الْمُرْسَلُونَ

إِذْ أَسْنَأَتْ عَلَيْهِمُ لَشِينٌ فَذَرَوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِتَارِيثٍ

فَقَالُوا إِنَّا بَيْنَهُم مَّرْسَلُونَ قَالُوا مَا أَتَاهُمْ إِلَّا بَشَرٌ

مِثْلَهُمْ وَمَا تَنْزِيلُ الرَّحْمَنِ مِنْ شَيْءٍ إِنَّا أَنْتَزَلْنَاهُ

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ جَمِيعًا لَا يَدْرُونَ أَوَّلَهُمْ

الْأَرْضُ ثُمَّ نَحْنُ أَجْمَعُونَ ۚ وَخَرَجْنَا مِنْهَا حَبًا فَمِنْهُ

يَا كَلْبُونَ ۖ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّتٍ مِّنْ نَّجِيلٍ وَعَذَابٍ

وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۚ أَلَيْسَ لَكُم مِّنْ ثَمَرِهِ وَمَا

عَمِلْتُمْ أَفَلَا تَشْكُرُونَ ۚ سُبْحَانَ الَّذِي

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تَبَتَّ الْأَرْضُ وَمِنْ نَفْسِهِمْ

وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا

فُضُولَهُمْ فَيُضْضَوْا بِكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا هُمُومَهُمْ وَلَا تَوَلَّوْا

تَقْدِيرَهُمْ غَيْرَ نَعِيمٍ ۚ وَتَقَرُّوهُمْ مِمَّا نَزَّلَ حَتَّىٰ عَدَّ

كَعَرَجُونَ ۚ تَقْدِيرُ الرَّسُولِ ۚ أَشَدُّ مِنِّي ۚ تَدْرُونَ

تَقَرُّوهُمْ ۚ يَلَسَ سَبَقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَتٍ يَسْخَرُونَ ۚ

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْسَبُوا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي نَفْسِ الْمَسْحُورِ ۚ

وَخَلَقَ لَهُم مِّنْ مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۚ وَإِنْ نَّشَأْزُقْهُمْ فَلَا

صَرِيحٌ لَهُمْ ۚ وَرَأَاهُم يَنْقُذُونَ ۚ أَلَا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

إِلَىٰ حِينٍ ۚ وَذَاقُوا لَهْمُ النَّفَقِ مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ

وَمَا خَلَقْنَا لَكُمْ تَرْحُومُونَ ۚ وَوَدَّ تَأْتِيَهُمْ مِّنْ أَيْدِي

مَنْ أَيْدِي رَبِّهِمْ ۚ أَلَا كُنَّا عَنْهُمْ مُعْرِضِينَ ۚ وَذَاقُوا

قِيلَ لَهُمْ تَتَّقُوا مَا رَزَقْتُمْ مِّنْ قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا

يَنْذِرِينَ أَصْنَوْا لَكُمْ أَنْ تَطْعَمُوا مِنْ لَيْسَاءَ اللَّهِ أَتَعْمَدُونَ
 أَنْتُمْ لَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ
 إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ مَا يَنْظُرُونَ لِأَصْحَابَةِ وَاحِدَةٍ
 تَأْخُذْهُمْ وَهُمْ يَخِصِّصُونَ فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ تَوْصِيَةً
 وَلَا يَنْزِلُ إِلَيْهِمْ يَرْجِعُونَ وَنُفِخَ فِي سُورٍ ذُكِّرَ
 مِنْ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِفُونَ قُلْ أُولَئِكَ نَجْزِي
 بَعَثْنَاهُمْ مَرْقَدِينَ هَذَا نُوَدِّعُ الرَّحْمَنَ وَصَدَقَ
 الْمُرْسَلُونَ إِنْ كُنْتُمْ لِأَصْحَابَةِ وَاحِدَةٍ فِذْهُمْ جَمِيعٌ
 لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ فِي يَوْمٍ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ أَنْفُسُ شَيْئًا وَلَا

تُجْزَوْنَ إِلَّا أَنْ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ إِنْ تَحِبُّوا جَنَّةَ يَوْمٍ
 فِي شَغْرِ فَلْيَقُونِ هُمْ وَزَوْجُهُمْ فِي ضَلَالٍ عَلَى الْأَرَبِ
 مُتَنَبِّئِينَ لَهُمْ فِيهَا فَكَيْفَةً وَهُمْ مَا يُدْعَوْنَ
 سَمِعُ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ وَامْتَدَّوْا يَوْمَئِذٍ
 الْمَجْرُمُونَ أَلَمْ نَعِدْ الْيَكْفُرِيْنَ إِذْ قَالَ أَلْقَبُوا
 شَيْصَ لَنَا عِدَّةٌ وَبَيْنَ قَوْلَيْنِ عِدْوِي هَذَا
 صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ وَقَدْ خَسَّ مِنْكُمْ جِبَالٌ كَثِيرٌ فَمَنْ
 تَوَلَّى تَغْلِبُونَ هَذَا جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ
 صَوَاهِرُ يَوْمَئِذٍ كُنْتُمْ تُشْفَرُونَ يَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى

أَفُولَهُمْ وَتَكُنَّ أَيْدِيَهُمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ وَنُفِثَ قَمِيصُهُ عَلَىٰ يَمِينِهِ فاسْتَبْشَرَ
الْخُرُوقَ فَأَنَّىٰ يُصِرُّونَ ۚ وَنُفِثَ مَسْخَنُهُ عَلَىٰ مَكَائِلِهِمْ
فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۚ وَمَنْ لَّعَنَهُ
نُفْسُهُ فِي الْخَيْقِ ۚ فَلَا يَعْقِلُونَ ۚ وَمَا عَمِدَتْ شَعْرُ
وَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ هُوَ أَذْكَرُ وَقَرَّانِ مُبِينٍ ۚ يُنْذِرُ
مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَجْعَلُ لِقَوْلِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۚ
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مَا عَمِلَتْ أَيْدِيهِمْ أَنْعَامًا
فَهُمْ فِيهَا صِدْقُونَ ۚ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ

وَمِنْهَا يَكُونُونَ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ دِفْءٍ وَمَشْرَبٌ ۚ فَلَا
يَشْكُرُونَ ۚ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّهُمْ
يُنْصَرُونَ ۚ لَا يَسْتَصِيعُونَ نَصْرَهُ وَهُمْ فِيهِ جُنْدٌ
مُحْضَرُونَ ۚ فَلَا يَحْزَنُ قَوْمُهُمْ ۚ لَنْ نَعْمَ مَا يَسِرُونَ
وَمَا يَعْنُونَ ۚ وَحَمِيرَ الْإِنْسَانِ أَتَخَفَنَ مِنْ تُفَاتِهِ
فَوَذَّاهُو خَصِيمٌ مُبِينٌ ۚ وَضَرْبُ لَدَا مَثَلًا وَلَيْسَ خَلْقًا
قُلُوبٍ مِنْ يَخْبَى الْعِظَامُ وَهِيَ رَمِيمٌ ۚ قُلْ يَحْيِيهَا
الَّذِي أَنْشَأَ قُلُوبَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۚ
الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنْ شَجَرٍ لَّخْضَرٍ نَّارًا فَوَذَّاهُو لَكُمْ

عَذَابٌ يَوْمَ رَبِّكَ أَكْثَفُ عَنِ الْعَذَابِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي
 لَهُمْ بِذَلِكَ وَأَقْدَرُ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ
 وَقَالُوا مُعَاذَ اللَّهِ مَجْنونٌ إِنِّي أَنَا كَاشِفُ الْعَذَابِ قُبَيْلاً
 إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ يُطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنِّي
 مُنْتَقِمُونَ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ
 رَسُولٌ كَرِيمٌ أَنْ ذُكِّرُوا بِعِبَادِ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
 أَمِينٌ وَأَنْ لَا تَتَّبِعُوا عَلَى الْأَرْضِ إِلَهَ إِلَّا أَنَا يَتَّبِعُنَّ
 قَبِيلَ وَرَأَى عَذَابَ رَبِّكَ وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونَ
 وَإِنْ كَفَرْتُمْ يَنْتَظِرُونَ فَدَعَا رَبُّهُ أَنْ هُوَ

قَوْمٌ مُجْرِمُونَ فَأَنْزَلْنَا بِذَلِكَ آيَةً فَتَبَعُوا
 وَأَتْرَكَ الْبَحْرَ هَوَاءً لَهُمْ جَذَعٌ مَفْرُقُونَ كَمْ تَرَكُوا
 مِنْ جَنَّتٍ وَعَيْونَ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةً
 كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَلِكَ وَأَوْثَقْنَاهُمْ وَخَرَبْنَاهُمْ
 بَنَاتٍ عَيْنُهُمْ سَمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ
 وَلَقَدْ أَخَذْنَا مِنَ النَّارِ عِزًّا مِنْ الْعَذَابِ الْإِهْلِيلِ
 فِرْعَوْنَ إِذْ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُتَكِبِينَ وَنَعَدْنَا خَلْقَهُمْ
 عَلَى سَمِّهِ عَلَى الْأَعْيُنِ وَأَنَّا نَمُوتُ مَنْ رَأَيْتَ مَا فِيهِ
 بَنُو إِسْرَءِيلَ إِذْ هُوَ يُقَالُونَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَأَمْوَاتٌ

الْأُولَى وَذُنُوحٍ بِمَنْشُورِينَ ۖ فَتُؤَابَىٰ بِمَا كُنتُمْ
صَادِقِينَ ۚ لَهُمْ خَيْرٌ مِّمَّا كَانُوا ۚ وَالَّذِينَ كَانُوا قَبِيضًا
لَّهُمْ شَرٌّ ۚ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۚ وَمَا خَشَقْنَا سَمُوتَ
وَالْأَرْضَ وَبَيْنَهُمَا الْعِيبِينَ ۚ فَاخْشَقْنَاهُمَا لَأَبَاحِقَ
وَلَمَّا كَانَتْ لَيْلٌ ۚ لَيْسَ لَنَا يَوْمَ تَقْضَىٰ مِثْقَاتُهُمْ
أَجْمَعِينَ ۚ يَوْمَ لَا يَغْنَىٰ مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ
يَنْصُرُونَ ۚ لَأَمَّا مَنْ رَجِمَ فَكَيْفَ نَكُونُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ
فِي شَجَرَةٍ تَرْقُومُ ۚ صَعَمَ الْأَثِيمُ ۚ كَأَنَّهُمْ يَغْنَىٰ فِي
بَنَاتٍ ۚ غَنَىٰ الْحَبِيمُ ۚ خَذُودًا عَتُودًا ۚ سَوَاءٌ

الْحَبِيمُ ۚ ثُمَّ صَبُّوا فَوْقَ رُءُوسِهِمْ عَذَابَ الْحَبِيمِ
ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۚ إِنَّ هَذَا مَا كُنتُمْ بِهِ
تَمْتَرُونَ ۚ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۚ فِي
جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۚ يَنْبُسُونَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَسْتَبْرَقَ
مُتَّقِبِينَ ۚ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۚ
يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۚ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا
مَوْتَ ۚ لَا يَمُوتُ لَافٍ ۚ وَوَقَّعَهُمْ عَذَابَ الْحَبِيمِ ۚ فَضْلاً
مِنْ رَبِّكَ ۚ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۚ فَنُفِيسَتُهُ بِسَائِلَاتٍ
أَعْيُنُهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۚ فَارْتَقِبْ ۚ إِنَّهُمْ مَصْرُوعُونَ ۚ

عِنْدَ رَبِّكَ فَؤْرَ عَظِيمًا ۖ وَيُعَذِّبُ الْمُنْفِقِينَ ۖ وَالْمُنْفِقُونَ

اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے اور منافقین کو اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے

وَالْمُشْرِكِينَ ۖ وَالْمُشْرِكَةُ شَرٌّ فَرًّا مِنْ شَرِّ نِسْوَةٍ فِيهِمْ

اور مشرکین اور مشرکیت کفر سے بدتر ہے ان کے لئے عذاب عظیم ہے

ذَرَّةَ نِسْوَةٍ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَغَنَاهُمْ وَاعْدَلَهُمْ

جہنم و ساءت مصير و بدجنود سموت و الارض

وكان الله عزيزا جليلا ۚ رَأَيْتُ رُسُلَكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا

و نذير ۚ تَتَوَفَّوْا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَتَعَزَّوْا وَتُوقِرُونَ

و شيوخا و بكرة و صيدا ۚ ان الذين يبيعونك انما

يبيعونك الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

فَسِيَّوْتُهُمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۖ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنْ

الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ

بِأَسْنَتِهِمْ مَا يَسُ في قلوبهم قل فمن يهدى لهم

من رب شيان رد بهم ضر و رد بهم نفع بل

كان الله يعصم خير بل ضلتم ان ينقلب

رسول و مؤمنون و هيهم بد و زين ذل في

قلوبهم و ضلتم عن سوء و نتم قوم بورا و من

لم يؤمن بالله و رسوله فانا اعتدنا بدقيرين سعير

و نندمك سموت و الارض يغفر من شي و يعذب من

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

ان الله يد من فوق يديهم فمن نكث فانه

ينكث على نفسه ومن وفى بما عهد عهده

يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا
 انْصَلَقْتُمْ إِلَى مَغَارِمِكُمْ تَتَذَرُونَا يُذَبِّهُنَّ عَنْ
 الْمَدِينَةِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى سَيَقُولُ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ
 الْمُطَّيَّرِينَ هَؤُلَاءِ عَمَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ قَبْلُ
 وَمَنْ يَلْمِزُ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يَلْعَنُونَ الْأُمَمَ
 الَّتِي نَبَعَثَ فِيهَا النَّبِيِّينَ يُزَكِّيهِمْ فِيهَا اللَّهُ وَلَهُ
 الْآخِرَةُ وَالْأُولَى وَلَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفُوا فِيهِمْ لَأَكِيدُنَّ
 فِيهِمْ شَرًّا مِنْ يَلْعَنُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَ اللَّهُ
 وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ أُولَئِكَ عَمَّا فَصَّ اللَّهُ عَيْنًا
 وَمَنْ يَلْمِزْهُمْ فِيهِمْ فَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ لَوْمَاتِهِمْ
 الَّذِينَ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ آمَنُوا هَؤُلَاءِ رَدِيتُمْ
 عَنْ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مَا خُلِفْتُمْ فِي الْأَرْضِ
 وَالْيَمِينِ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ عَلَمٌ إِنْ كُنْتُمْ عَاوِلِينَ
 أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ
 أُولَئِكَ عَمَّا فَصَّ اللَّهُ عَيْنًا وَمَنْ يَلْمِزْهُمْ فِيهِمْ
 فَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ لَوْمَاتِهِمْ

خَرَجَ وَتَنْ يَصِيحُّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ يُدْعَى إِلَى جَنَّةٍ مَخْرُوجٍ
 مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتُوبْ يَغْزِبْهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ لَقَدْ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
 فَعَبِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِمْ وَثَبَّتْ
 لَهُمْ فَتُحَرِّقُونَ مَغَارِمَ بِشِيرَةٍ يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
 حَكِيمًا وَعَدَ اللَّهُ مَغَارِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا فَعَجَلَ لَكُمْ
 هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِي النَّاسِ عَنْكُمْ وَأَتَوْكُمُ أَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ
 وَيَهْدِيكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَالْخُرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا
 قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا

وَلَوْ قَسَمْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا الْوَلُوتُ الْأَدْبَارُ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ

وَلَا يُؤْتُونَ نَصِيرًا سَنَتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَ

لَنْ تَجِدَ سَنَةً لَا تُبَدِّلُا وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ

عَنَّا وَأَيْدِيَهُمْ عَنْهُمْ بَعْضٌ مِّنْ بَعْضٍ أَن ظَفَرَكُمُ

عَيْنُهُمْ وَكَانَ تَذَرِبًا يَعْمَلُونَ بِصِيرًا هُمُ الَّذِينَ

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ مَعْقُوفٍ

أَن يُبْنَیْ مَحَبَّةً وَأَن تَاجِرَ قَوْمُونَ وَنِسَاءً مُّؤْمِنَاتٍ

لَمْ تَعْسَوْهُمُ أَنَّ تَصُوهُمُ فَتُصِيبَهُمْ مِنْهُمْ مَعْرَدٌ

بِغَيْرِ عِلْمٍ يُدْخِلُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لِيُتَزَيَّ

عَذِبْنَا الَّذِينَ نَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا لِّذَٰلِكَ جَعَلْنَا

كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْإِبْرَاهِيمَ فَأَنزَلْنَا

سَيِّئَتَهُ عَلَى رُسُلِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَمِثَّةٍ

الَّتِثْقَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلِيمًا فَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوَيْلُ يَا أَحَقَّ لِمَن دَخَلَ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مِنْ شَاءَ الْمُؤْمِنِينَ مُحِقِّينَ رءُوسَهُمْ

وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن

ذَٰلِكَ ذِكْرًا فَتَحَقُّرًا هُوَ الَّذِي رَسَّ رُسُلَهُ بِهَدْيٍ

وَدِينٍ حَقِّ يُضْهِدُ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا وَشَيْءٍ بِهَدْيٍ

محمد رسول الله ويزين معاشدك على النفاذ رحمة

بَيْنَهُمْ رِجَالٌ يَلْعَنُونَ فُضْلًا مِنْ دِينِهِمْ

سَيِّمَ صَمْفٍ وَجُوهَهُمْ قَمِيْنٌ ثِيَابُ السُّجُودِ ذِيكُ ثَمَنِهِ فِي

التَّوْرَةِ وَنُصْحُهُمْ فِي الْأَنْجِيلِ ۖ لَنُزِّلَهُنَّ خُرُوجَ سُحُودٍ

فَزَرَدْنَا فَاسْتَغْفِرْ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْدٍ يُعْجِبُ الزُّرَّاءَ

يَغِيظُ بِهِمُ النَّفَارَ وَعَدَّ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

أَصْبَحَتْ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَجَرَّ عَصِيْبًا

فصل فی سوره بقره

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا رسول سمجھے اور اس کی بات نہ مانے، تو وہ ملعون ہے۔

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۃ رحمن، سورۃ واقعہ اور سورۃ حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان وزمین کے رہتے والوں میں دانت غرائز کا سونپ دیا ہے اور یہ کہ جو شخص سورۃ رحمن پڑھتا ہے وہ ایک سو تین مرتبہ مغفرت کا شرف حاصل کرتا ہے۔

خبر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اس سورۃ کی تلاوت کی تو صحابہ خاموش رہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے تو جن ابھی تھے اب بھی میں اسے سامنے پرستاق کرتا رہتا ہوں یہ تیری کی نعمت نہ تو عمری نہیں رہتے (ابن شہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنِ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حُسْبَيْنِ ۝ وَتَجْمُ وَشَجَرٌ

يَسْجُدْنَ ۝ وَاسْمُهُ رَفَعَهَا وَضَعُ الْمِيزَانَ ۝ لَا تَطْغَوْا

فِي الْمِيزَانِ ۝ وَاقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ

وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

وَالزَّيْتَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ خَلَقَ

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ

مَرَجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ رَبُّ

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

مَرْجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ يَخْرُجُ مِنْهُمَا نَارٌ

وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ وَلَدَّ الْجَوَارِ

الْمُنشَأَتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبِينَ كَلَّ مِنْ عِيبٍ فَا تٍ ۝ وَيَبْقَى وَجْدُ

رَبِّكَ ذُو الْجَنِّ وَالْأَنَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

يَسْتَكْمِلُونَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ سَنُقَرِّعُكُمْ أَيُّهَا
 الْمُتَكَبِّرِينَ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ يَوْمَئِذٍ
 وَالْإِنْسَانُ إِنْ اسْتَطَاعَتْ أَنْ تَنْفَذُوا مِنْ أَقْصَارِ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ فَتَنْفَذُوا لَا تَنْفَذُونَ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّكَ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ أَلَيْسَ عَيْنُكَ شَاطِئًا مِنْ نَارٍ
 وَلَحَاسٌ فَلَا تَتَّخِذْنَ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ
 فَوَإِنَّ الشَّجَرَةَ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالْهَرْدِ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْمِعُنَ

النَّاسَ وَلَا جَنَّاتٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ يَعْرِفُونَ
 الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ
 بِهَا الْمُجْرِمُونَ يَتَوَفَّوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ جَمِيمٍ إِنْ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
 جَنَّاتٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ذَوَاتِ أَقْنَانٍ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ فِيهَا عَيْنٌ مُتَجَرِّجِينَ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ فِيهَا مِنْ كُلِّ فَرْحَةٍ
 زَوْجِينَ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ مُتَجَرِّجِينَ عَنِ

فَرِشَ بِطَنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَجَنَ الْجَنَّتَيْنِ دَانِ
 فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ فِيْهِنَّ قِصْرَتُ الظُّرُفِ
 لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اُنْسٌ قَبْلَهُنَّ وَلَا جَانُ فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا
 تَكْذِبِينَ كَانَهُنَّ اَلْيَقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَبِئْسَ
 الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ هَا جَزَاءُ الْاِحْسَنِ الْاَرْحَسَنُ
 فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ وَمِنْ دُونِهِنَّ جَنَّتَيْنِ
 فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ مَدَاهُمُ مَّتْنِ فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ
 لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ فِيْهِنَّ عَيْنٌ نَضَّاجَتَيْنِ فَبِئْسَ
 الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ فِيْهِنَّ فَاْرِصَةٌ وَخُلُودٌ رَمَّانٌ

فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ فِيْهِنَّ خَيْرُ مَنَ حَسَنَاتِ
 فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ حُورٌ قُضُّوْرَتٌ فِي الْاَحْيَامِ
 فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اُنْسٌ
 قَبْلَهُنَّ وَلَا جَانُ فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ
 مَتْنِيْنَ عَلَى رُفُوفٍ خُضِرَ وَعَبَقْرِيُّ حَسَنَاتِ
 فَبِئْسَ الْاِرْبَءُ لِرَبِّمَا تَكْذِبِينَ تَبَرُّكَ اسْمُ رَبِّكَ
 ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ أَلَيْسَ بِوَقْعَةٍ كَذِبَةٍ خَافِضَةٌ

رَافِعَةٌ إِذْ رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا وَبُسَّتِ الْجِبَالُ

بَسًا فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًا وَنُتِمَ زَوْجَانِثَةٌ

فَأَصْحَابُ الْيَمِينِ دَمًا أَصْحَابُ الْيُسْخَرِ وَأَصْحَابُ

الْمَشْأَمِ دَمًا أَصْحَابُ الْمَشْأَمِ وَاسْبِقُونِ اسْبِقُونِ

وَلَيْتَ مُقْرَبُونَ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ثَلَاثَةٌ مِّنَ

الْأَوَّلِينَ وَفِيهِ مِّنَ الْآخِرِينَ عَلَى سَرَرٍ مَّوْضِعَةٍ

مُتَكَلِّينَ عِندَ مُتَقَبِّلِينَ يَصُوفُ عَلَيْهِمْ وُجُوهٌ

مُتَخَدِّدُونَ بِأَلْوَابٍ وَأَبْوَابٍ هَوَاسٍ مِّنْ مُّعِينٍ

لَا يَصْغُرُونَ عَنْهُ وَلَا يَزِيدُونَ وَفِي يَمِينِهِ مَقَدَرٌ يَخْتَارُونَ

وَلَحْمٌ طَيْرٍ مَّهْمٌ يَشْتَهُونَ وَحُورٌ عِينٌ

كَامَثٍ أَلْوَاؤُ الْمَدْنُونَ جَزَاءٌ بِمَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا

قِيلَ سَمِعْنَا مَا أَمَرْنَا فَأُصْحَابُ الْيَمِينِ دَمًا أَصْحَابُ

الْيَمِينِ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ وَعُصْفٍ مَّنْضُودٍ

وَفِي مَقْدُودٍ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ وَفِي كَهْفَةٍ ثَلَاثَةٌ

لَا مَقْطُوعَةَ وَلَا مَمْنُوعَةَ وَفَرِشٍ قَرُوفَةٍ
 إِنَّ الشَّاهِدِينَ لَشَدِيدٌ فَجَعَلْنَاهُمْ آبَكَارًا غَرْبًا
 أَتَرَأَى الْأَصْحَابَ الَّتِي لَمْ يَكُنْ مِنْ الْأَوَّلِينَ
 وَتِلْكَ مِنْ الْآخِرِينَ وَالْأَصْحَابُ الشَّاهِدِينَ
 الشَّاهِدِينَ فِي سَمَوَاتِهِمْ وَفِي أَرْضِهِمْ
 زَاكِرِينَ وَكَارِمِينَ لَكُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتَرَفِّفِينَ
 وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحَنِثِ الْعَظِيمِ وَكَانُوا
 يَقُولُونَ إِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّونَ وَآلُ الْغَنِيِّينَ
 سَبْعُونَ أَوَّلُونَ الْأَوَّلُونَ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ

وَالْآخِرِينَ لَكُمْ جَمْعُوعُونَ ذَٰلِكُمْ يَوْمَ مَعْلُومٍ
 ثُمَّ لَكُمْ إِلَيْهَا تُعَدُّونَ ثُمَّ لَكُمْ إِلَيْهَا تُعَدُّونَ
 مِنْ تَحْتِ مَنْ رُفُوفٌ فَتُؤْتَى مِنْهَا الْبُصُوفُ فَشَرِبُونَ
 عَلَيْهِ مِنْ الْحَمِيمِ فَشَرِبُونَ شَرِبَ الْحَمِيمِ
 هَذَا نَزْلُكُمْ يَوْمَ الدِّينِ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَتُؤَلَّوْنَ
 تُعَدُّونَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ
 أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ نَحْنُ قَدَرْنَا بَيْنَهُمُ الْهَوْتَ
 وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ عَلَى أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَلَكُمْ
 وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْمَلُونَ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ

الْأُولَىٰ قَوْلًا تَذَكَّرُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۚ
 ۚ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهَا أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۚ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهَا
 حَصَافًا فَتَحْتَ ثَفَافٍ ۚ لَآتَاكُمْ مِنْهَا خُبْرًا وَتَرَاكُمْ تَخْرُبُونَهَا ۚ أَمْ نَحْنُ
 الْمَحْرُومُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمْ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۚ أَنْتُمْ
 أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۚ لَوْ نَشَاءُ
 جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي
 تُورُونَ ۚ إِنَّهَا نَارٌ لَّنَّاسٍ ۚ أَتَمَّ شَجَرَتِهَا ۚ أَمْ نَحْنُ الْمَشْجُونُونَ ۚ
 نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۚ فَسَبِّحْ
 بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۚ فَلَا أَقْسَمُ بِمَوْقِعِ الْجُحُومِ وَلَا

لَقَسَمَ لَوْ تَعْبَهُونَ عَظِيمًا ۚ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۚ فِيهِ
 كِتَابٌ مَّعْنُونٌ ۚ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۚ تَنْزِيلُ
 مِنَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ أَفِيهِذَا الْحَدِيثُ أَنْتُمْ
 مُدْهِنُونَ ۚ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ تُكْذِبُونَ ۚ
 فَلَوْلَا ذُكِّرْتُمُ الْخُشُوعَ ۚ وَأَنْتُمْ حِينِيذٌ تَنْظُرُونَ ۚ
 وَنَحْنُ قَرِيبٌ إِلَيْكُمْ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۚ فَلَوْلَا إِنْ
 كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۚ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ
 صَادِقِينَ ۚ فَمَا إِنْ كَانَ مِنَ الْمَقْرِيْنِ ۚ فَرُوحٌ
 وَرِيحَانٌ ۚ وَجَنَّتْ نَعِيمٌ ۚ وَمَا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبْرَأُ الَّذِي بَدَّدَ لَكَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ يَتِمُّ

أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ الَّذِي خَلَقَ

سَبْعَ سَمَوَاتٍ صَبَاحًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ

تَفَوُّتٍ فَارْجِعْ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُضُولٍ ثُمَّ

ارْجِعْ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

وَهُوَ حَسِيرٌ وَقَدْ رَيْنَا سَمَاءَ تَدْيٍ بِصَدْرِي وَجَعَلَنِي

رَجُومًا لِشَاطِطِينَ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ

النَّصِيرُ إِذَا الْقَوُافِيهَا سَمِعُوا لَهُ شَهِيْقًا وَهِيَ

تَفَوُّتٌ تَكَادُ تَمِيزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أَلْقَى فِيهَا فَوْجٌ

سَاءَ لِهِمْ خُرْقَتُهُمْ هُمْ يَتَمَنَّى نَذِيرٌ قَالُوا بئسَ قَدْ جَاءَنَا

نَذِيرٌ أَفَكُذِّبُ وَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ؕ إِن

أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ وَقَالُوا نَحْنُ نَسْمَعُ وَنُعْصِي مَا

كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ فَاعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ فَحَقَّ

لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُوا قَوْلَكُمْ أَوْ جَهَرُوا بِهِ

إِنَّهُ عَزِيزٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ لَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ

الْبَاطِنُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا

فَامْشُوا فِي مَنَايِبِهِ وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا

هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

حَبِيبًا فَتَسْتَعِينُونَ كَيْفَ نَذِيرٌ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ

مِنْ قَبْلِهِمْ فَبِئْسَ كَانِ نَذِيرٍ ۝ أَوْ مِيرُوا إِلَى الصَّخِيفَةِ فَنُفِثَتْ

وَيَقْبِضْنَ ۝ أَلَمْ يَسْأَلْهُمْ إِلَّا أَنْ يُحْسِنُوا إِلَيْكَ شَيْءٌ خَبِيرٌ

أَمِنَ هَذَا ۝ الَّذِي هُوَ جُنْدُ لَكُمْ يَنْصَرُّكُمْ مِنْ دُونِ

الرَّحْمَنِ ۝ إِنَّ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝ أَمِنَ هَذَا ۝ الَّذِي

يَرْزُقُكُمْ ۝ إِنَّ أَمْسَبَ رِزْقًا بَلْ لَجَوْنِي عَثُورًا ۝ فَمَنْ

يَمْشِي ثِبْتًا عَلَى وَجْهِهِ ۝ هَذَا ۝ أَمِنَ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ ۝ لَا فِئْدَةً قَبِيلاً مَا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ

الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ

مَتَى هَذَا الْوَعْدُ ۝ إِنَّمَا صَدِيقِينَ ۝ قُلْ لَنَا الْعَمَدُ عِنْدَ

اللَّهِ ۝ وَلَنَا أَنْ نَذِيرَ مُبِينٍ ۝ فَمَتَى رُزْقُهُ سَيِّئٌ

وَجُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا قَلِيلٌ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ

تَدْعُونَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ هَدَيْتَنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ

أَوْ رَحِمْتَ فَمَنْ يَجْزِي الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمْدَبَهُ وَعِيبُهُ تَوَكَّلْ فَسْتَغْنُونَ

مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ

مَاؤُكُمُ غُورًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِهِمْ مَعِينٌ

سورة القدر اور اس کی فضیلت

حدیث پاک میں سورۃ القدر کی تشریح قرآن مجید میں ہے۔

کیا ہے (کنز العمال) اس لحاظ سے اس سورۃ مبارکہ میں سورۃ القدر

ثواب یکساں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذْ أَنْزَلْنَا الْأَرْضَ زُفْرًا ۖ وَخَرَجَتِ الْأَرْضُ
ثَقَابًا ۚ وَقَالَ إِنْسَانٌ مِمَّهَا يَوْمَئِذٍ تَحْدِثُ
أَخْبَارَهَا ۚ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ
النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۚ فَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۚ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۚ

سورة احویات اور اس کی فضیلت

وہ دعائیں اور دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے
فرمائی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے
فرمائی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصِیْرِ ضَبْحًا ۚ فَالْمُورِیْتُ قَدْ حَا ۚ فَالْمُغِیْرَةُ
صَبْحًا ۚ فَالْمُورِیْتُ قَدْ حَا ۚ فَالْمُغِیْرَةُ
الْإِنْسَانُ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۚ وَرَأَىٰ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لِشَهِیدٍ
وَرَأَىٰ حُبَّ الْخَيْرِ لَشَهِیدٍ ۚ أَفَلَا يَعْلَمُ ذُوحُرِّ مَرِّ
لَقَبُورٍ ۚ وَحِصْنٌ مَرْقِیٍّ صُدُورٍ ۚ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ

یَوْمَئِذٍ خَبِیرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة التكاثر اور اس کی فضیلت

— 100 —

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْهَمَهُ أَتَكَثَّرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمُقْبِرَ كَلَّا سَوْفَ

تَعْمَلُونَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْمَلُونَ كَلَّا لَا تَتَعْمَلُونَ

عَمَّ الْيَقِينِ تَتَرَوْنَ الْجَحِيمَ ثُمَّ تَرْوْنَهَا

عَيْنِ الْيَقِينِ ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمِ

فصل سورۃ کافرون

حضرت شمس الدین عظیمی دہلوی نے فرمایا ہے کہ :
 "میں نے اپنے زمانہ میں جو لوگ دیکھے ہیں وہ سب
 بڑے فاضل و عابد تھے۔"

ایک روایت میں آیا ہے کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہمیں مٹی کا قبا پہننا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیچھے نہ چھوڑا ہے۔

سید شریف علی خان پورانی صاحب
راویہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷













﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾

شیخ الاسلام مہرے مرحومہ رحمہ اللہ کی تصانیف

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ يَدْعُونَ لِكُفْرٍ أَكْبَرٍ أَعْبُدُوا مَا تَعْبُدُونَ وَلَا تَأْتُوا بِلَا إِلَٰهٍ إِلَّا بِهِ ۚ سُبْحٰنَ عِزِّ رَبِّهِ ۚ تَتَّبِعُونَ الْأَقْدَامَ

[illegible]


عبدون محمد عبد و نایب محمد عبد

لَتَعْبُدُونَ مَا عْبَدَ آبَاؤُكُمْ دِينَ الْآبَاءِ

— 1 —

سورة النصر اور اس کی فضیلت

حدیث شریف میں اس سورۃ مبارکہ کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے (ترمذی) اس طرح چار مرتبہ سورۃ النصر کو پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔



سورۃ النحلہ پر مبنی نازل ہوئی اس میں تین آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع غذا کا نام لے کر جو بڑا امیر یا نہایت رحم والا ہے

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۖ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ
 فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ

میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت

إِنَّكَ كَانَتْ تَوَابًا

مانگو، پے شک وہ خوف کرنے والا ہے۔

فضائل سورۃ اخلاص

احادیث مبارکہ میں سورۃ اخلاص کے بڑے فضائل آئے ہیں جن میں بے چند ایک یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس (۱۰) مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں۔ (کنز ۵۸۵ ج ۱)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھا (تو یہ ثواب میں ایسا ہے) جیسے اس نے چار مرتبہ قرآن کریم پڑھا اور اس دن روئے زمین پر رہنے والوں میں وہ سب سے افضل شخص ہوگا بشرطیکہ گناہوں سے بچے۔“ (کنز ۱- ص ۵۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پچاس مرتبہ قلّٰہو اللہ احدّا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیں گے۔“
(کنز العمال ص ۵۸۵ ج ۱)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز میں یا نماز کے علاوہ سو (۱۰۰) مرتبہ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے دوزخ سے ایک براءت
 تحریر کر دیں گے۔ (کنز العمال حوالہ مذکور)

حضرت اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دوسو مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دوسو سال کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیں گے۔

(کنز العمال ص ۵۸۶ ج ۱)

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور معاویہ بن معاویہ الحزنی کا انتقال ہو گیا۔ کیا آپ اس کا نماز جنازہ پڑھنا پسند کریں گے؟ (آپ ﷺ نے آمادگی ظاہر فرمائی) چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا پر مارا جس سے (درمیان میں) نہ کوئی درخت باقی رہا اور نہ کوئی پردہ حائل رہا (درمیان کی ہر چیز پامال ہو کر رو گئی اور ان کا جنازہ آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کو دیکھا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور فرشتوں کی دو صفوں نے بھی ان پر نماز جنازہ ادا کی کہ ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے میں نے کہا اے جبریل! کس عمل کی بدولت منجانب اللہ ان کو یہ مرتبہ ملا؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سے محبت رکھنے اور اس سورۃ کو آتے جاتے، کھڑے، بیٹھے ہر حال میں پڑھنے کی وجہ سے (ان کو یہ مرتبہ ملا ہے)

(کنز العمال ص ۲۰۱ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب جمع ہو جائیں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا جب صحابہ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف لائے اور سورۃ اخلاص پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ قرآن کے برابر ہے) (مسلم شریف)

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے اس سورۃ سے بڑی محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے

تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے بندے تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا (تفسیر ابن کثیر)

سورۃ اخلاص کو احادیث مبارکہ میں تہائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے اور بعض احادیث میں تین بار پڑھنے کو پورے ایک قرآن کریم کے برابر قرار دیا ہے (بخاری و کنز العمال ص ۵۸۵ ج ۱) اس طرح چھ مرتبہ اس کو پڑھنے سے دو قرآن کریم کا ثواب ملے گا۔

سورۃ اخلاص میں منیٰ

سورۃ اخلاص کہ میں، دل ہوئی اس میں چار آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام سے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے معبود بڑی جو بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ

يُولَدُ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔



فضائل سورۃ فلق و سورۃ ناس

سورۃ فلق اور سورۃ ناس دونوں سورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعہ میں نازل ہوئیں۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سورتوں کی تفسیر یکجا لکھی ہے اس میں فرمایا ہے کہ ان دونوں سورتوں کے منافع و برکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت و ضرورت ایسی ہے کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا ان دونوں سورتوں کو سحر، نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے میں تاثیر عظیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو ان کی ضرورت اپنے سانس، کھانے، پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔

اس واقعہ کا مسند احمد میں اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ ﷺ بیمار ہو گئے جبرائیل امین نے آپ ﷺ کو آکر اطلاع دی کہ آپ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلاں کنویں کے اندر ہے آنحضرت ﷺ نے وہاں دو آدمی بھیجے اور وہ جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے اس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ ﷺ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا (تفسیر ابن کثیر)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بیماری پیش آتی تو یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیتے (تفسیر ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات بارش اور سخت اندھیری تھی ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے جب آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں! آپ ﷺ نے فرمایا قل هو اللہ احد اور معوذتین قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھو جب صبح ہو اور جب شام ہو تین مرتبہ یہ پڑھنا تمہارے لئے ہر تکلیف سے امان ہوگا۔ (ترمذی شریف)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب رفقاء سے زیادہ خوش حال باہر آؤ اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بے شک میں ایسا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخر قرآن کہ پانچ سورتیں سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھا کرو اور ہر سورۃ کو بسم اللہ سے شروع اور بسم اللہ پر ہی ختم کرو۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرا حال یہ تھا کہ سفر میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے مقابلے میں انتہائی تنگ دست ہوتا تھا جب سے رسول اللہ ﷺ کی اس تعلیم پر عمل کیا میں سب سے بہتر حال رہنے لگا (مظہری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو بچھونے کاٹ لیا تو آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور یہ پانی کاٹنے کی جگہ پر لگاتے جاتے تھے اور قل یا ایہا الذین آمنوا قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھتے جاتے تھے۔ (مظہری)

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

سورۃ الفلق مکہ میں نازل ہوئی اس کی پانچ آیات اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

کہو کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی بدی سے جو اس نے پیدا کی

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ

اور شب تاریکی کی برائی سے جب اس کا اندھیرا اچھا جائے اور گندوں پر (پڑا پڑھ کر) پھونکنے

فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی) لوگوں کے خالق پروردگار کی لوگوں

النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي

کے مہرور برحق کی (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) جھپٹے ہٹ جاتا ہے

يُوسِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ووحشات میں سے (جو) انسانوں میں سے۔

سرٹیفکیٹ تصحیح

میں نے اس کتاب "تمہارے پیارے مرفوعین اور ایصالِ ثواب" کو اور اس میں شامل "فتح سورۃ شریف مترجم" کے متن و ترجمہ کو حرفاً بحرفاً بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نسخہ اغلاط سے مبرا اور صحت متن کے لحاظ سے مکمل ہے۔

قاری محمد اشرف خوشابی

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب

0301-4984297

عرض ناشر

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب اور فتح سورۃ شریف مترجم کی طباعت و جلد بندی کے تمام مراحل کو نہایت باریک بینی سے مکمل کیا گیا ہے پھر بھی آپ کی نظر سے کوئی ایسا نسخہ گزرے جس میں کوئی کمی بیشی ہو تو ادارہ کو بخیر و کریم نیا نسخہ منگوا لیا جائے۔

محتاج دعا

سمیع عبد اللہ

حافظ محمد قاسم ضیاء

0333-4125300

0300-4420434

اقرا شرف مبینی

آفس نمبر 7 فرسٹ فلور ٹیپ و سٹریٹ 40، انار لاهور

فون: +92-42-37313392